

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
 ائمہ مساجد و خطباء کے لیے تیس دروس کا ایک نادر مجموعہ



دَرْسِ رَمَضَانَ

فِي

مَسَائِلِ رَمَضَانَ

زیور پرستی

بیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل

حضرت مولانا شیخ عبدالہادی صاحب

تالیف و تصنیف لایقاب

حضرت مولانا عبدالکریم تریپٹی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا گل حسن صاحب

شیخ القرآن عالمیہ حضرت مولانا

الہیاء اللغویہ محمد یوسف صاحب

منظر اسلام آباد حضرت مولانا

ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب

صحیح نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی عبدالہادی صاحب

رئیس مکتبہ اشرف الدین

صاحب مکتبہ اشرف الدین



مؤلف

مفتی محمد اسحاق صاحب

فائل جامعہ دارالافتاء فیصل آباد

مدیر جامعہ اشرفیہ فیصل آباد



﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾
ائمہ مساجد و خطباء کے لیے تیس ڈروس کا ایک نادر مجموعہ

دَرَسِ رَمَضَانَ

فِي

مَسَائِلِ رَمَضَانَ

مؤلف

مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم

فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مدرس جامعہ اشرفیہ سبزل روڈ کوئٹہ

ناشر

مدینۃ العلم قمبرانی روڈ کوئٹہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : درس رمضان فی مسائل رمضان
مولف : حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم
اشاعت اول : ۱۴۴۱ھ 2020ء
اشاعت دوم : ۱۴۴۲ھ 2023ء
تعداد : 1100
کمپیوزنگ : مفتی عصمت اللہ صاحب
ناشر : مدینۃ العلم، قمبر انی روڈ کوئٹہ

03353467719

ملنے کے پتے

مکتبہ رشدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
جامع مسجد عثمانی دھوار کالونی کرانی روڈ کوئٹہ

قارئین سے گزارش

کتاب ہذا کی کمپیوزنگ و تصحیح کا حسب طاقت بشری، خوب اہتمام
کیا گیا ہے، مگر پھر بھی غلطی سے مُبرا ہونے کا دعویٰ کون کر سکتا ہے، لہذا کوئی بھی
غلطی نظر آئے، ہمیں مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

مشورہ

①.... اگر کوئی مہربان دوست اس رسالہ کے درس مسجد یا گھر میں شروع کریں تو اپنے سامعین کے فائدے کو مد نظر رکھ کر درس میں تبدیلی کر سکتا ہے، مثلاً ترویج کے مسائل درس نمبر 15 میں ہیں، اب اگر اس کو پہلے بیان کرنا چاہیے تو اس کی جگہ پہلے والے دروس میں سے کسی درس کو بیان کرے۔

②.... اگر کوئی ساتھی سامعین کے فائدے کے لیے کسی درس میں اضافہ کرنا چاہے تو یہ بھی کر سکتا ہے کیونکہ تمام دروس کے اندر بیاض موجود ہے اس بیاض پر اضافی مسائل کو لکھ کر بیان کیا جاسکتا ہے۔

فہرست

صفحہ	عنوانات
۲۱	انتساب
۲۲	کلمات تبرک
۲۳	نقربظ حضرت مولانا ابوالفتح محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم
۲۴	نقربظ حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب دامت برکاتہم
۲۵	نقربظ حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم
۲۶	نقربظ حضرت مولانا مفتی عبدالہادی صاحب دامت برکاتہم
۲۷	پیش لفظ
۲۹	درس نمبر روزے کی فرضیت اور تعریف
//	فضیلت رمضان
۳۰	روزہ کی فرضیت پر دلیل عقلی و نقلی
۳۱	روزہ کے منکر اور نہ رکھنے والا کا حکم
//	روزہ کے معنی
//	بغیر عذر شرعی کے روز نہ رکھنا

۳۴	درس نمبر ۲ روزے کے مسائل
//	فضیلت رمضان
۳۵	تمام کاموں کے دار و مدار نیتوں پر ہے
//	روزہ کی نیت
۳۶	ہر روزہ کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے
//	روزہ کی نیت کب کرے
//	نصف نہار شرعی کو معلوم کرنے کا طریقہ
۳۷	روزہ کھولنے کیلئے نیت شرط نہیں ہے
//	صرف روزہ توڑنے کا ارادہ کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا
۴۰	درس نمبر ۳ سحری کے مسائل
//	سحری کی فضیلت
۴۱	سحری کھانا سنت ہے
//	سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے
//	سحری کے نظام الاوقات
۴۲	غلطی سے صبح صادق کے بعد سحری کھانا
//	اذان کے وقت بیدار ہونا
//	سحری کے بعد خلل کرنا

۴۳	سحری میں بے احتیاطی
//	بجالت احتکام سحری کھانا
۴۶	درس نمبر ۴۴ افطار کے مسائل
//	افطار میں جلد کرنے کی فضیلت
//	افطار کرنے کی فضیلت
۴۷	کھجور سے افطار کرنا باعث برکت ہے
//	غروب ہونے میں شک ہو تو افطار کرنا جائز نہیں
//	غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنا
۴۸	افطار کی وجہ سے نماز میں دیر کرنا
//	زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے
//	بوقت افطار اجتماعی دعاء
۴۹	افطار کی تیاری میں لگ کر دعاء سے محروم ہونا
۵۱	درس نمبر ۵۵ روزہ نہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ
//	نفل روزہ کی فضیلت
//	روزہ کی حالت مسواک کرنا
۵۲	روزے کی حالت میں مسواک کرنا بھی سنت ہے
//	خوشبودار مسواک استعمال کرنا

//	روزہ کی حالت میں سرمہ، تیل، خوشبو کے استعمال کرنا
۵۳	بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا
//	بھول کر کھانے پینے والے کو روزہ یاد دلانا
۵۴	عورت بحالت روزہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے
۵۴	اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر بچہ کو دینا
۵۶	درس نمبر ۶ روزہ نہ ہوتا ہے نہ مکروہ
//	روزہ کی فضیلت
۵۷	سر پر پانی ڈالنے کے ثبوت
//	روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا
//	روزہ کی حالت میں غسل کرنا
۵۸	آنکھ میں دوائی ڈالنا
//	انجکشن لگوانا
//	احتکام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا
//	کلی کرنے کے بعد تھوک میں تری محسوس ہو
۵۹	روزہ کی حالت میں حیض و نفاس سے پاک ہونا
//	روزہ کی حالت میں حیض آنا
//	روزہ کی حالت میں خون چڑھانا

۶۱	درس نمبر ۷ وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے
//	روزہ کی فضیلت
۶۲	روزہ دار کی منہ میں زبردستی سے کوئی چیز ڈالنا
//	غیر اختیاری طور پر حلق پانی اترنا
//	بحالت روزہ سگریٹ نوشی
//	بحالت روزہ حقہ نوشی
۶۳	نسوار سے روزہ فاسد ہوتا ہے
//	ناک میں نسوار ڈالنا
//	ناک میں دواء ڈالنا
//	تکسیر پوٹنا
//	دانتوں سے خون نکلنے سے روزے کا حکم
۶۴	روزہ دار کا کان میں تیل یا دواء ڈالنا
۶۵	درس نمبر ۸ روزہ کے فساد و عدم فساد کی صورتیں
//	روزہ دار کی دعاء رو نہیں ہوتی
//	قے آنے سے روزے کا حکم
۶۷	اگر بتی کی دھواں کا حلق میں داخل ہو تو روزے کا حکم
//	بحالت روہ بلغم کو نگلنا

۶۸	بحالت روزہ رنگ دار چیز منہ میں داخل کرنا
۷۰	درس نمبر ۹ مکروہات روزہ
//	باطل کلام باطل کام پر وعید
۷۱	جھوٹ، غیبت وغیرہ سے روزہ مکروہ ہوتا ہے
۷۲	ٹوٹھ پیسٹ اور منجن کا استعمال کرنا
//	منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا
//	کلی میں مبالغہ کرنا
//	دانت نکلوانا یا اس پر دواء لگانا
۷۳	ہونٹ پر سرخی لگانا
//	مصنوعی دانت ہونے کی وجہ سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا
۷۵	درس نمبر ۱۰ اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش
//	روزہ کی فضیلت
۷۶	چند اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش
۷۷	دواء کے ذریعہ حیض کو بند کرنا
۷۸	شرعی معذوروں کو روزہ داروں کے سامنے نہیں کھانا چاہیے
۸۰	درس نمبر ۱۱ قضاء روزوں کے مسائل
//	روزہ کی فضیلت

۸۱	روزہ کی قضائی میں دیر نہ کرنا چاہئے
//	قضاء روزوں کی نیت
۸۲	بہت سے قضاء روزوں کی نیت کا طریقہ
//	قضاء روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے
۸۳	قضاء روزوں کو پے درپے رکھنا ضروری نہیں
//	قضاء روزوں میں اتنا دیر کرنا کہ دوسرا رمضان آجائے
//	نابالغ پر قضاء رکھوانا ضروری نہیں
۸۶	درس نمبر ۱۲ کفارہ کے مسائل
//	روزہ کی فضیلت
//	لذت کے طور پر کوئی غذا یا دوا کھانے سے قضاء و کفارہ واجب ہوتے ہیں
۸۷	صرف رمضان کے روزہ کو قصداً توڑنے سے کفارہ ہے
//	کفارہ ادا کرنے میں تفصیل
۸۸	نفاس کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ
//	بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ
//	کفارہ کے روزوں کے درمیان رمضان کا آنا
۸۹	کفارہ کے روزے چاند کے حساب سے
//	کفارہ کے روزوں پر قادر نہ ہونے کی صورت میں

//	کفارہ نقد رقم کے حساب سے
۹۱	درس نمبر ۱۳ فدیہ کے مسائل
//	روزہ کی فضیلت
۹۲	شیخ فانی اور دائمی مریض کے فدیہ
//	فدیہ دینے کے بعد اگر روزہ رکھنے کی واپس آئی
//	بدنی عبادات دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کیا جاتی
۹۳	موت سے پہلے روزوں کی وصیت کرنا
//	میت کی وصیت پر عمل کرنا لازمی ہے
//	وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارث کا اپنی طرف سے فدیہ ادا کرنا
۹۴	فدیہ یک مشمت ادا کرنا لازمی نہیں
۹۶	درس نمبر ۱۴ مسائل تراویح
//	تراویح کے بیس رکعتوں کی ثبوت
۹۷	تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن کریم سنت ہے
//	تراویح مرد و عورت سب کیلئے سنت منوکہ ہے
//	نابالغ کے پیچھے بالغوں کے اقتداء
۹۸	تراویح میں ہر دو رکعت کیلئے الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے
//	اگر مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہو چکی تھی

۹۹	عورتوں کی جماعت عورت کی اقتداء میں مکروہ ہے
//	تراویح ختم کرنے کے بعد دعاء کرنا مستحب ہے
//	ختم قرآن کریم کے مسنون طریقہ
۱۰۰	فوت شدہ تراویح کی قضاء نہیں ہے
۱۰۰	عورتوں کا مسجد جانا مکروہ ہے
۱۰۲	درس نمبر ۱۵ مسائل تراویح
//	تراویح کی فضیلت
//	تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہو جائے
۱۰۳	رکوع کے انتظار میں بیٹھا رہنا
//	اپنی مسجد میں ختم نہ ہونے کی صورت میں دوسری مسجد جانا
//	امام کے سلام کے وقت مقتدی سویا تھا
//	مکمل قرآن مجید کا ایک مرتبہ تراویح میں سننا سنت ہے
۱۰۴	تراویح کے ہر چار رکعات کے بعد دعاء مانگنا مستحب ہے
//	گھر پر تراویح کی جماعت کرنا
۱۰۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا چاہئے
//	حافظ کا اجرت لینا
//	تائیسویں شب کو ختم کرنا مستحب ہے

//	مٹھائی تقسیم کرنے کا حکم
۱۰۸	درس نمبر ۱۶ نفلی روزے
//	شوال کے چھ روزوں کی فضیلت
//	شوال کے روزوں کو عید الفطر کے بعد فوراً رکھنا اور پے در پے رکھنا ضروری نہیں
۱۰۹	شوال کے مہینہ میں قضاء روزہ رکھنا
//	ایام بیض کے روزوں کی فضیلت
۱۱۰	یوم عاشوراء کا روزہ اور اسکی تاریخی اہمیت
۱۱۱	یوم عاشوراء کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے
۱۱۲	صرف دسویں محرم کو روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن ثواب ملے گا
۱۱۳	درس نمبر ۱۷ نفلی روزے
//	عشرۃ ذی الحجہ اور یوم العرفۃ کا روزہ
۱۱۵	خاص دنوں میں نفلی روزہ
//	پندرہویں شعبان کا روزہ
۱۰۶	سال بھر میں پانچ روزیں ممنوع اور حرام ہے
//	پانچ روزے کتب حدیث سے ثابت نہیں
//	۲۷ رجب کے متعلق جو فضیلت مشہور ہے وہ غلط ہے
//	یوم الشک کا روزہ

۱۱۸	درس نمبر ۱۸ مسائل اعتکاف
//	اعتکاف کی تین قسمیں
//	اعتکاف واجب
۱۱۹	اعتکاف مسنون
//	اعتکاف مستحب
۱۲۰	مسنون اعتکاف کے وقت
//	اعتکاف کی نیت
۱۲۱	اپنے محلہ کے مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے
۱۲۳	درس نمبر ۱۹ فوائد اعتکاف
//	اعتکاف کی حکمتیں اور فائدیں
۱۲۸	درس نمبر ۲۰ مسائل اعتکاف
//	فضیلت اعتکاف
//	مسجد کے حدود کو معلوم کرنا
۱۲۹	بھول کر مسجد سے نکلنا
//	ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا
//	نماز جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنا
//	وضوء خانہ پے بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونا

۱۳۰	معتکف کا بیماری کی وجہ سے مسجد سے نکلنا
//	بیت الخلاء بند ہونے کی صورت میں معتکف کا وہاں انتظار کرنا
//	معتکف کا جمعہ نماز کیلئے جانا
۱۳۱	اعتکاف میں عبادت گزار لوگوں کو بیٹھنا چاہئے
//	معتکف کا اگر احتلام ہو جائے تو کیا حکم ہے
//	عورتوں کیلئے بھی اعتکاف کرنا سنت ہے
//	عورت اعتکاف کیلئے کونسی جگہ میں بیٹھے
۱۳۲	عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے
//	اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو کیا حکم ہے
۱۳۵	درس نمبر ۲۱ مسائل اعتکاف
//	فضیلت اعتکاف
//	معاوضہ دیکر اعتکاف کرانا
//	اعتکاف میں پردہ ڈالنا
۱۳۶	معتکف کے وضوء کرنے کا حکم
//	بعض باتیں ہر حال میں حرام ہیں اعتکاف کی حالت میں اور زیادہ
//	معتکف کیلئے دستور العمل
۱۳۷	درس نمبر ۲۲ اہمیت مسجد

۱۴۱	مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں
۱۴۲	اہمیت مسجد
//	فضیلت مسجد
۱۴۳	مسجد میں نماز پڑھنے والے کیلئے فرشتہ کی دعاء
۱۴۶	درس نمبر ۲۳ آداب مسجد
//	مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعاء
۱۴۷	ادب نمبر ۱۔ مسجد کی طرف صحیح نیت کے ساتھ جانا
//	ادب نمبر ۲۔ مسجد کی طرف جانے سے پہلے وضوء کرنا
//	ادب نمبر ۳۔ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہوئے زبان پر یہ دعاء ہو
۱۴۸	ادب نمبر ۴۔ روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈالی جائے
۱۵۰	ادب نمبر ۵۔ مسجد کی طرف پورا وقار و اطمینان کے ساتھ جانا چاہئے
//	ادب نمبر ۶۔ بدبودار چیز کھا کر فوراً مسجد میں داخل نہ ہو
۱۵۱	ادب نمبر ۷۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پیر رکھیں
۱۵۲	ادب نمبر ۸۔ مسجد پہنچ کر سلام کریں
//	ادب نمبر ۹۔ شجیۃ المسجد ادا کریں
۱۵۳	درس نمبر ۲۴ آداب مسجد
//	مسجد میں دنیاوی باتوں سے اجتناب کریں

۱۵۵	مسجد میں دنیاوی بات کرنے پر وعید
//	موبائل فون بند کریں
۱۵۶	بچوں اور دیوانوں وغیرہ سے اجتناب کریں
۱۵۷	نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعیدیں
۱۵۸	نمازی کے سامنے سے ہٹنا
//	مسجد کی صفائی
۱۵۹	صفائی کا ثبوت قرآن کریم سے
۱۶۱	درس نمبر ۲۵ زکوٰۃ کے مسائل
//	زکوٰۃ نہ دینے پر وعید قرآن کریم سے
//	زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے
۱۶۳	زکوٰۃ کے انکار کرنے والا کافر ہے
//	زکوٰۃ نہ دینے والا سخت گناہگار ہے
//	زکوٰۃ کی تعریف
۱۶۴	نصاب زکوٰۃ
//	خلاصہ نصاب
۱۶۵	نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے
//	زکوٰۃ میں قمری (ہجری) سال کا اعتبار ہے

۱۶۸	درس نمبر ۲۶ مسائل زکوٰۃ
//	زکوٰۃ نہ دینے پر وعید حدیث مبارک سے
۱۶۹	سال مکمل ہونے کے بعد مال ضائع ہو
۱۷۰	رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے
//	زکوٰۃ کے مقدار
۱۷۱	عشری زمین کے دو قسمیں ہیں
۱۷۲	عشر کیلئے قرضہ رکاوٹ نہیں
//	عشر کیلئے عاقل و بالغ ہونے کی شرط نہیں ہے
۱۷۳	عشر کے وجوب کیلئے سال گزرنا شرط نہیں
۱۷۵	درس نمبر ۲۷ مسائل زکوٰۃ
//	مسلمان کے ساتھ ہمدردی پر بشارت
۱۷۶	کیا زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے
//	زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے نیت ضروری ہے
۱۷۷	زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے
//	مصارف زکوٰۃ
۱۷۸	دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا
//	صدقات واجبہ مساجد کے تعمیر و مصارف میں لگانا جائز نہیں

۱۷۹	غیر مسلم محتاج کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں
//	زیورات کی زکوٰۃ
۱۸۰	لڑکیوں کے نام سونا کر دینا
۱۸۲	درس نمبر ۲۸ مسائل صدقۃ الفطر
//	صدقۃ الفطر کے ثبوت حدیث شریف سے
//	صدقۃ الفطر کا نصاب
۱۸۳	صدقۃ الفطر کس کے طرف سے دینا واجب ہے
//	عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے
۱۸۴	نومولود کی صدقۃ الفطر
//	صبح صادق سے پہلے یا بعد مرنے والے کا صدقۃ الفطر
//	صدقۃ الفطر اداء کرنے کا وقت
۱۸۵	رمضان المبارک سے پہلے صدقۃ الفطر اداء کرنا
//	صدقۃ الفطر کے مقدار
۱۸۷	ایک آدمی کا صدقۃ فطر ایک سے زائد آدمیوں کو دینا
//	صدقۃ الفطر میں کہاں کی قیمت معتبر ہوگی
//	مصرف صدقۃ الفطر
۱۹۰	درس نمبر ۲۹ فضائل شب قدر

//	تفسیر سورۃ القدر
۱۹۱	شب قدر کی فضیلت احادیث سے
۱۹۲	شب قدر کی خاص دعاء
۱۰۳	شب قدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت
//	شب قدر کونسی رات میں ہے
۱۹۴	مسئلہ نمبر ۱۔ شب قدر کی رات مساجد میں جمع ہونا
۱۹۶	درس نمبر ۳۰۔ مسائل عیدین
//	عیدین کی راتوں میں عبادت کی فضیلت
۱۹۷	عید الفطر کے دن فرشتوں کے پکار
۱۹۸	عیدین کی سنن و مستحبات
۲۰۰	عورتوں کا مسجد اور عید گاہ کی طرف نکلنا
//	عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا
//	نماز عید کا وقت
۲۰۱	عید کی نماز کس پر واجب ہے
//	عیدین کی نماز کا طریقہ
۲۰۲	مراجع و مصادر



انتساب

اپنے منعم حقیقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُ

کے نام کرتا ہوں۔

کہ بندہ ضعیف کو اس کار عظیم کی توفیق بخشے۔

التحباء

کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حضور کہ اس کار خیر کا ثواب سید المرسلین، خاتم النبیین،

امام المعلمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والدین ماجدین کو پہنچادیں۔

☆.....☆.....☆



کلمات تبرک

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرت مولانا شیخ عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ حمادیہ اختر آباد کوئٹہ

عزیزم جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم بجمہ اللہ

ہمارے ادارے (جامعہ حمادیہ) میں پانچ چھ سال انتہائی محنت اور مہارت

کے ساتھ تدریسی حوالے سے خدمات انجام دی ہے، موصوف کو اللہ تعالیٰ نے

بڑی استعداد اور صلاحیتوں سے نوازا ہے، نیز علم الہی اور فنون میں مہارت کے

ساتھ ساتھ تقویٰ اور حق تعالیٰ سے والہانہ اور عارفانہ تعلق ہے۔

مولانا اسماعیل صاحب نے رمضان کے مسائل و احکام سے متعلق یہ

کتاب تالیف کی ہے۔ مولانا کے علم اور صلاحیت پر اعتماد ہے کہ جتنے مسائل

یکجا کئے ہیں وہ سارے متفق علیہا ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا ہے کہ اس کتاب کو ہمارے لیے اور موصوف،

موصوف کے خاندان کے لیے باعث برکت بنا دیں اور قارئین کے لیے نفع

بخش بنا دیں، آمین۔

فقط والسلام

عبدالہادی

خادم خانقاہ حمادیہ کوئٹہ

تقریر

شیخ القرآن والحديث استاذ العلماء حضرت مولانا ابوالفتح محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم

مدیر جامعہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یار خان

الحمد لله الذي كتب على عباده الصلوة وصوم رمضان ونصلي نسلم

على رسوله الأمتى خاتم النبیین الذي عمل كما علم من فضيلة وعلى اله

وصحبتہ الذين قاموا بطاعته التي كما امروا بالتكلمان۔

اتبعد

بندہ نے بعض مقامات سے مولانا محمد اسماعیل سلمہ الرحمن الرحیم کا رسالہ،

”درس رمضان“ فقہی حوالہ سے صحیح اور مناسب پایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خاص

مقبولیت سے نوازے۔ مولانا کو اجر جزیل عطا فرمائے اور انکے لئے صدقہ

جاریہ فرمائے۔ آمین!

ابوالفتح محمد یوسف عنی عنہ

مدیر جامعہ دارالعلوم عثمانیہ رحیم یار خان

الحال دار مدرسہ عربیہ تجوید القرآن کوئٹہ

۱۵ رجب / ۱۴۴۱ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِسْمَاعِیْلُ الرَّسُوْلُیْنِ وَرَسُوْلَةُ الْاِنْبِیَاءِ الْاَسْمَاءِ

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ نیپلا گنبد

مفتی گل حسن

سرکس روڈ کوئٹہ فون نمبر: ۰۳۳۳۷۸۰۱۳۱۹

تاریخ: ۲۷/۸/۲۰۲۰
21.4.2020

حوالہ نمبر: ۵۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد:- اسلام کی بنیاد پانچ ستون پر رکھا گیا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ہفتی الاسلام علیٰ خمس (الحدیث) چوتھا ستون روزہ شہر رمضان ہے روزہ دار کو اکثر و بیشتر مسائل پیش ہوتے ہیں۔

ہمارے مخلصین میں سے حضرت مولانا محمد اسماعیل دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں "درس رمضان" کے نام سے پیش آنے والے اکثر مسائل کو مرتب کر کے کتابی شکل دیا ہے۔ میں اس تالیف کو طاب اللہ نظر سے دیکھا۔ ماشاء اللہ بہترین پایا۔

یہ تمام مسلمانوں کیلئے یکساں مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



نقطہ والسلام مفتی گل حسن

۲۱/۴/۲۰۲۰

تقریر

حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب دامت برکاتہم
ریس دارالافتاء و شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم رحیمیہ نیلا گنبد سرکی روڈ کوئٹہ
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد

اسلام کی بنیاد پانچ ستون پر رکھی گئی ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ”بنی الاسلام علی خمس“ (الحدیث) چوتھا ستون روزہ شہر رمضان ہے۔ روزہ دار کو اکثر و بیشتر مسائل پیش ہوتے ہیں۔ ہمارے متخصصین میں سے حضرت مولانا محمد اسماعیل دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں ”درس رمضان“ کے نام سے پیش آنے والے اکثر مسائل کو مرتب کر کے کتابی شکل دی ہے۔ میں اس تالیف کو طائرانہ نظر سے دیکھا۔ ماشاء اللہ! بہترین پایا۔ یہ تمام مسلمانوں کیلئے یکساں مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

فقط والسلام!

مفتی گل حسن

تقریظاً

مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مدیر جامعہ صدیقہ کراچی

الْحَمْدُ لِأَهْلِهَا وَالصَّلَاةُ عَلَى أَهْلِهَا

بعد از حمد و صلوة یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ رمضان المبارک کا بڑا مقام ہے جس طرح نماز، زکوٰۃ و دیگر ارکان اسلام کا مقام ہے۔ قرآن پاک میں: ﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ اعمال کہ خوبصورت اور عمدہ طریقہ سے بجالانے کا حکم ہے، جتنا ہی آداب اور شرائط کا لحاظ کر کے روزے، تراویح، اور صدقۃ الفطر وغیرہ کو بجالائیں گے اتنا ہی ثواب، بصورت دیگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ کتنے روزے دار ہیں مگر سوائے بھوک اور پیاس کے اسکے حصہ اور نصیب میں کچھ نہیں۔“

رمضان اور اسکے ضروری مسائل کے متعلق ہمارے برادر مکرم مفتی محمد اسماعیل صاحب کی مرتب کردہ کتاب قابل دید ہے اور مؤلف قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں اور کتاب کو

مولانا موصوف کیلئے ذخیرہ آخرت و ذریعہ نجات بنائیں۔ آمین!

منظور احمد مینگل

۱۳۴۱/۷/۲۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامد او وصیاء وبعد

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب راسٹ برکاتہم نے درس رمضان کے نام سے ایک عمدہ اور قیمتی کتاب لکھی ہے موصوف چونکہ فقیہ ہے اور فقیہ کے ساتھ خوب مناسبت ہے اس لیے فقہیانہ انداز اختیار کر کے ہر مسئلہ کو مقدمات و فتاویٰ اور مختلف دینی کتابوں سے مناسب حوالہ بھی دیا ہے کتاب کا نام مختصر درس رمضان رکھا ہے لیکن افادہ کو عام کر کے بہت دینی مضامین اور ضروری مسائل کو اس کتاب کا جز بنا دیا ہے یہ کتاب اپنے موضوع کے نطاق خوب مدلل، مکمل، مفید اور بے نظیر ہے

مفتی صاحب مدظلہ نے سائل ضروریہ کو اس کتاب میں جمع کر کے

امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کیا ہے

ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور اس کتاب سے خوب استفادہ اور راہنمائی حاصل کرے خصوصاً ائمہ ساجد روزانہ کسی نماز کے بعد مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اس کتاب کے سائل کو درس کی شکل میں لوگوں کو اہتمام سے سنائیں اللہ تعالیٰ برادر مکرم حضرت مفتی صاحب کی اس دینی خدمت کو اپنی دربار عالیہ میں قبول فرمائیں اور بہترین ذخیرہ آخرت بنائیں آمین

احقر عبدالمہادی غفرلہ

۲۴ رجب ۱۴۴۱ ۲۰ مارچ ۲۰۲۰

تقریر

حضرت مولانا مفتی عبدالہادی صاحب دامت برکاتہ

نائب رئیس دارالافتاء ربانیہ جی، او، آر کا کونی کونٹہ

استاد الحدیث شمس المدارس غفور ٹاؤن و محمدی مسجد سٹلاٹ ٹاؤن کونٹہ

حامداً ومصلياً وبعد

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم نے ”درس رمضان“ کے نام سے ایک عمدہ اور قیمتی کتاب لکھی ہے۔ موصوف چونکہ فقیہ ہے اور فقہ کے ساتھ خوب مناسبت ہے اس لئے فقیہانہ انداز اختیار کر کے ہر مسئلہ کو معتمد فتاویٰ اور مختلف دینی کتابوں سے مناسب حوالہ بھی دیا ہے۔ کتاب کا نام مختصر ”درس رمضان“ رکھا ہے، لیکن افادہ کو عام کر کے بہت دینی مضامین اور ضروری مسائل کو اس کتاب کا جزء بنایا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے مطابق خوب مدلل، مکمل، مفید اور بے نظیر ہے۔

مفتی صاحب مدظلہ نے مسائل ضروریہ کو اس کتاب میں جمع کر کے امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور اس کتاب سے خوب استفادہ اور راہنمائی حاصل کرے، خصوصاً ائمہ مساجد، روزانہ نماز کے بعد مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اس کتاب کے مسائل کو درس کی شکل میں لوگوں کو اہتمام سے سنائیں۔ اللہ تعالیٰ برادر مکرم حضرت مفتی صاحب کی اس دینی خدمت کو اپنی دربار عالیہ میں قبول فرمائیں اور بہترین ذخیرہ آخرت بنا لیں۔ آمین!

احقر العباد عبدالہادی عفی عنہ

۲۴ رجب / ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۰ مارچ / ۲۰۲۰ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - ہر اذکار و عزیمت پر رسولنا محمد اسما علیہ صلیب زید و جیدہ

نے مسما کل اور اور احکام شریعت پر جو تالیف کی تھی۔ اور اس میں زمین و طبیعت
فقط دعا گو تھے کہ اللہ تعالیٰ انکی خدمت کو قبول فرمائیں اور لوگوں کو

ان سے استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائیں آمین

الذقیر النانی مشکور لہ و لہ انعم علیہ

پیش لفظ

رمضان المبارک کی آمد پر مساجد کے منبر و محراب سے اس کے فضائل اور اس میں کئے جانے والے اعمال بیان کئے جاتے ہیں، مثلاً روزہ، تراویح، زکوٰۃ، فطرانہ اور دیگر اعمال مسنون۔ لوگ بھی مساجد کا رخ کرتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں سال بھر مسجد میں حاضری کا خیال نہیں آتا وہ بھی رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ یہی موقع ہوتا ہے کہ شعائر اسلامی اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کیا جائے تاکہ سال بھر اس کا اثر باقی رہے۔

چنانچہ لوگ ان دنوں میں ائمہ مساجد اور خطباء کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں، اور لوگ تعلیمات اسلامیہ کو پڑھنے کے بجائے سننا زیادہ پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے مساجد میں ایک نورانی ماحول تیار ہوتا ہے، ایسے وقت میں ائمہ مساجد اور خطباء ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جس میں عام فہم مختصر رمضان المبارک سے متعلق مضامین ہوں، نہ صرف مختصر بلکہ جامع بھی ہوں تاکہ کم وقت میں زیادہ معلومات شرعیہ فراہم ہو سکے۔

راقم الحروف ایک عریض عرصہ سے جامع مسجد عثمانی کرانی روڈ کوئٹہ میں ماہ رمضان میں رمضان المبارک سے متعلق ضروری مسائل کا درس دیتا رہا، لیکن ہر سال مسائل کو جمع کرنے میں کافی محنت کرنی پڑتی۔ چنانچہ بندہ کی قاصر رائے اور دوست و احباب کے مشورے سے یہ بات طے ہوئی کہ ان مسائل کو ایک رسالہ کی شکل دی جائے تاکہ راقم الحروف کے لیے آسانی ہو اور دیگر مسلمان بھائی بھی اس سے استفادہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس جہدِ قصیر کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول و مقبول فرما کر ذریعہ نجات بنالیں۔ بندہ اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں، آمین!

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

درس نمبر: (۱)

روزے کی فرضیت

اور تعریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درس نمبر: (۱)

روزے کی فرضیت اور تعریف

فضیلت رمضان:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: ۱۸۳)

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیئے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

(آسان ترجمہ قرآن مجید، ص: ۹۷)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل
شہر رمضان فتحت أبواب السماء وغلقت أبواب جهنم وسلسلت
الشیاطین، وفي رواية ابواب الرحمة۔

(رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ: ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ اور ایک روایت میں بجائے ”ابواب الجنۃ“ کے ”ابواب الرحمۃ“ کا لفظ ہے۔ یعنی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(معارف الحدیث، ج: ۲، حصہ چہارم، ص: ۳۴۴)

روزہ کی فرضیت پر دلیل عقلی و نقلی

دلیل نقلی:

رمضان المبارک کے روزہ فرض عین ہے، انکی فرضیت قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اجماع (اتفاق) امت سے ثابت ہے۔

(بدائع الصنائع، ج: ۲، ص: ۱۰۹)

دلیل عقلی:

اسی طرح عقلاً بھی روزے کی فرضیت ثابت ہے، عقلی وجہ یہ ہے کہ بندہ کو مخصوص وقت کیلئے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں سے جب روکا جاتا ہے تو بندے کو نعمتوں کی قدر معلوم ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے شکر یہ ادا کرتا ہے اور انعام کرنے والے کا شکر یہ ادا کرنا فرض ہے لہذا روزہ شکر یہ اداء کرنے کیلئے ذریعہ بنا تو عقلاً بھی روزہ فرض ہوا۔

(بدائع الصنائع، ج: ۲، ص: ۲۱۰)

روزہ کے منکر اور نہ رکھنے والا کا حکم

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور فرضیت کے ماننے کے باوجود بغیر عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور گناہ کبیرہ کے مرتکب ہے۔

(روزے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۰۲) (بدائع الصنائع، ج: ۲، ص: ۲۱۰)

روزے کے معنی

روزہ کے معنی، صبح صادق سے لیکر سورج ڈوبنے تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے رُک جانا، اسی کو شریعت میں روزہ کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۱۹۔ ہندیہ: ۱۹۳)

بغیر عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنے پر وعید

شرعی عذر کے بغیر روزے کو چھوڑ دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ۔

(رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والبخاری فی ترجمۃ الباب مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے

کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا وہ اگر اسکے بجائے عمر بھر بھی روزہ رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری اداء نہیں ہو سکتی۔“

(معارف الحدیث، ج: ۲، ص: ۳۳۳)

درس نمبر: (۲)

روزے کے مسائل

درس نمبر: (۲)

روزے کے مسائل

فضیلت رمضان:

عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنه ان رسول الله ﷺ قَالَ
الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصَّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ
وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ قَالَ
فَيُشَفَّعَانِ-

(رواه البيهقي في شعب الایمان)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن مجید دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جودن میں روزہ رکھے گا اور رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہو کر اسکا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا) روزہ عرض کریگا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روک رکھا تھا، آج میری سفارش اسکے حق میں قبول فرما (اور اسکے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرما) اور قرآن مجید کہے گا میں نے اسکورات کو سونے اور آرام کرنے سے روک رکھا تھا، خداوند آج اسکی حق میں

میری سفارش قبول فرما (اور اسکے لئے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائیگا۔)
(معارف الحدیث، ج: ۲، حصہ چہارم، ص: ۳۳۲)

تمام کاموں کا دار و مدار نیتوں پر ہے

عن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ
”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۱)

ترجمہ:- تمام کاموں کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(روضۃ الطالبین، ص: ۴۲)

روزے کی نیت

رمضان المبارک کا روزہ صحیح ہونے کیلئے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت
دل کے ارادے کا نام ہے اور اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ ”آج میرا روزہ ہے یا
رات کو یہ ارادہ کر لے کہ کل میرا روزہ ہے“ نیت کے الفاظ زبان سے اداء کرنا
ضروری نہیں، البتہ! زبان سے نیت کا اظہار کرنا بہتر ہے۔ مثلاً اس طرح کہے
”وَبَصُومِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ“ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۱۹ بحوالہ حندیہ ”والسنة ان تلتفظ بها“ ج: ۱، ص: ۱۹۵)

لیکن یہ الفاظ ”وَبَصُومِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ“ عربی زبان میں
نیت کے الفاظ ہیں، حدیث کے الفاظ نہیں ہے۔

(ماہ رمضان کے فضائل و احکام ۲۰۰۷)

سحری کیلئے اٹھنا اور سحری کرنا نیت کا قائم مقام ہے، اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۰۳)

ہر روزہ کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے

رمضان المبارک کے ہر روزے کی نیت الگ الگ کرنا ضروری ہے پورے رمضان کے روزوں کیلئے صرف ایک دن نیت کر لینا کافی نہیں ہوگا۔

(۲۰۳: ص: ۳، ۳۶۷: ص: ۱، ۱۹۵: ص: ۱، ۱۹۵: ص: ۷، ۲۰۳: ص: ۲)

روزہ کی نیت کب کرے

رمضان المبارک کے روزہ کی نیت یا نقلی روزہ یا نذر معین کی نیت بہتر یہ ہے کہ رات سے نیت کرے۔ اگر رات سے نیت نہیں کی تو نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے نیت کرے یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ کچھ کھایا پیانا نہ ہو (ہندیہ، ص: ۱۹۵، ۱۹۶) یعنی رات سے اگر نیت نہیں کی تو اگلے دن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے تک نیت کرے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۰۳)

نصف نہار شرعی کو معلوم کرنے کا طریقہ

نصف نہار شرعی کو معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوتی ہے اور سورج کتنے بجے غروب ہوتا ہے ان کے درمیان

کے گھنٹوں کو شمار کیا جائے انکے نصف (آدھا) کو لیا جائے اسی کو نصف نہار شرعی کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۱۹، احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۴۴۷)

مثلاً: صبح صادق چھ بجے ہو اور غروب بھی چھ بجے ہو تو نصف نہار بارہ بجے ہوگا اس سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے اس وقت کی مقدار ہر موسم میں ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے۔

(مواعظ رمضان المبارک، ج: ۳، ص: ۵۱)

روزہ کھولنے کیلئے نیت شرط نہیں ہے

روزہ کھولنے کیلئے نیت شرط نہیں باقی جو دعاء پڑھی جاتی ہے وہ بھی شرط (لازمی) نہیں بلکہ سنت طریقہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے ”اللَّهُمَّ لَكَ صَمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔“

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۷۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے آپ کیلئے روزہ رکھا آپ جل شانہ کے رزق پر افطار کیا۔

صرف روزہ توڑنے کے ارادے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا

اگر روزہ رکھنے کے بعد دل میں روزہ توڑنے اور ختم کرنے کا ارادہ کر لیا تو صرف ارادہ کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ روزہ توڑنے

والاکوئی کام نہ پایا جائے۔

(بدائع الصنائع، ج: ۱، ص: ۲۶۳)

درس نمبر: (۳)

سحری کے مسائل

درس نمبر: (۳)

سحری کے مسائل

سحری کی فضیلت:

عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۷۵)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(مظاہر حق جدید، ج: ۲، ص: ۲۹۹)

وعن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ۔

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۷۵)

ترجمہ:- اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے روزے کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

(مظاہر حق جدید، ج: ۲، ص: ۲۹۹)

سحری کھانا سنت ہے

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو تین چھوڑے (اور کھجور) کھائے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے کچھ نہ سہی تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۳۰، بحوالہ بحر الرائق ونسائی شریف)

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر کرنا کہ صبح صادق طلوع ہونے کا شک ہو یہ مکروہ ہے۔

(حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۵۵)

سحری کے نظام الاوقات

فقہاء کرام نے سحری کے وقت کے بارے میں لکھا ہے کہ پوری رات کو چھ حصوں پر تقسیم کر کے آخری حصے میں سحری کھائی جائے، مثلاً: غروب آفتاب سے صبح صادق تک بارہ ۱۲ گھنٹے ہیں، تو آخر کے دو گھنٹوں میں سحری کھائے اور ان میں بھی تاخیر بہتر ہے، تاکہ بدن میں چستی اور قوت باقی رہے اور فجر کی جماعت قضاء نہ ہو اور شروع میں خالی پیٹ تہجد پڑھنے کا نادر موقع مل جائے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۲۰)

غلطی سے صبح صادق کے بعد سحری کھانا

سحری میں اس گمان سے تاخیر کی کہ ابھی تک رات باقی ہے، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہونے کے بعد سحری کی ہے تو روزہ نہیں ہوگا قضاء ضروری ہے، کفارہ نہیں اور اس دن غروب آفتاب تک کھانے پینے کے بھی اجازت نہیں ہوگی۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۱۷ بحوالہ حندیہ، حنائیہ ج: ۴، ص: ۱۸۶)

اذان کے وقت بیدار ہونا

اگر کوئی شخص اذان کے وقت بیدار ہو گیا تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہیے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا، بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ کی نیت کرے۔

ہاں! اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی تو کھاپی سکتا ہے جب تک وقت

ہے۔

(آپ کے مسائل اور احکام، ج: ۴، ص: ۵۵۳)

سحری کے بعد خلل کرنا

سحری کے بعد (انگلی سے) خلل کر کے کلی کر لینا چاہیے اگر ممکن ہو تو مسواک کر لینا چاہیے تاکہ منہ اور دانت صاف ہو جائے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۱۹، احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۴۵۳)

سحری میں بے احتیاطی

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ رات کو دیر سے سوتے ہیں پھر (بالکل) آخری رات میں اٹھ کر جلدی جلدی سحری کھاتے ہیں، بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان شروع ہوتی ہے، جلدی سے لقمہ چبا کر پانی لیا اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا روزہ ہو گیا یہ انکی سخت غلطی ہے (حالانکہ روزہ نہیں ہوتا) کیونکہ عموماً اذان صبح صادق کے بعد ہی ہوتی ہے جبکہ صبح صادق سے روزہ بند کرنا ضروری ہے۔

(فقہ العبادات، ص: ۳۲۳)

یاد رہے! صبح صادق ہونے کے بعد اذان دی جاتی ہے اس لیے اذان تک سحری کرنے والے لوگوں کا روزہ نہیں ہوگا لہذا نقشہ دیکھ کر سحری کے وقت کے اندر اندر کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۱۷)

بحالت احتلام سحری کھانا

اگر کسی آدمی پر ہمبستری یا احتلام کے وجہ سے غسل واجب ہو اور صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا اور سحری کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ درست ہے ناپاک ہونے کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ! جلد از جلد غسل کر لینا چاہیے اور طلوع آفتاب سے پہلے غسل کر کے اور فجر کی نماز اداء کر لینی چاہیے

ورنہ طلوع آفتاب تک تاخیر کرنے کی صورت میں فجر کی نماز قضاء ہو جائیگی اور روزہ مکروہ ہوگا اگرچہ فاسد نہ ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۸۷، فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۱۸)

درس نمبر: (۴)

افطار کے مسائل

درس نمبر: (۴)

افطار کے مسائل

افطاری میں جلدی کرنے کی فضیلت:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ قال اللہ تعالیٰ: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱، ص: ۱۷۵)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو وقت ہو جانے پر افطار میں جلدی کرے۔“

(مظاہر حق، ج: ۲، ص: ۳۰۲)

افطار کرانے کی فضیلت

عن خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من فطر صائماً أو جهّز غازياً فله مثل أجره۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:- حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا، یا کسی مجاہد کو جہاد کا سامان دیا

(مثلاً اسلمہ وغیرہ) تو اسکو روزہ دار اور مجاہد کے مثل ثواب ملے گا۔

(معارف الحدیث، ج ۲: حصہ ۴: ص: ۳۴۹)

کھجور سے افطار کرنا باعث برکت ہے

وعن سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، قال رسول
اللہ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ
فَإِنَّهُ طَهُورٌ۔

(رواہ احمد و الترمذی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱: ص: ۱۷۵)

ترجمہ:- حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور اگر کوئی شخص کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔“

(مظاہر حق جدید، ج ۱: ص: ۳۰۲)

غروب ہونے میں شک ہو تو افطار کرنے کا حکم

اگر کسی کو شک ہو کہ غروب شمس ہو چکا ہے یا نہیں تو اسکے لیے افطار کرنا

جائز نہیں ہے۔

(حندیہ، ج ۱: ص: ۱۹۵)

غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے افطار کرنا

اگر کسی نے افطار اس گمان پر کیا کہ غروب شمس ہو چکا ہے پھر معلوم

ہوا کہ غروب شمس نہیں ہوا ہے تو روزہ اسکا نہیں ہوا اور قضائی اس پر لازم ہے کفارہ نہیں۔

(حنفیہ، ج: ۱، ص: ۱۹۴)

افطار کی وجہ سے نماز میں دیر کرنا

افطار کی وجہ سے نماز مغرب میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، مثلاً: ۵ منٹ

یا ۱۰ منٹ، ۱۲ منٹ۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۱۳۔ فتاویٰ رحمیہ، ج: ۷، ص: ۲۴۳۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۲، ص: ۳۹۔
مواظف رمضان المبارک، ج: ۳، ص: ۵۸)

اس لئے کہ مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت کم و بیش سوا گھنٹہ یا ڈیڑھ

گھنٹہ تک رہتا ہے۔

(مجم الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۱۲۱۔ کتاب النوازل، ج: ۳، ص: ۱۴۷)

زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے

البتہ! اتنی تاخیر کہ ستارے بکثرت چمکنے لگے بالاتفاق مکروہ تحریمی

ہے۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۱۳۸)

بوقت افطار اجتماعی دعا

بعض لوگ افطاری کے موقع پر جب ایک سے زائد افراد جمع ہوں تو

روزہ کھولنے سے پہلے اجتماعی دعاء کو ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ اس موقع اجتماعی دعاء کو ضروری سمجھنا درست نہیں۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۱۳، ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۴۳)

افطار کی تیاری میں لگ کر دعا سے محروم ہونا

بعض گھروں میں افطاری کی تیاری میں لوگ اور خاص کر عورتیں اتنی مشغول ہو جاتی ہے کہ افطار سے پہلے چند لمحات بھی دعاء کے لئے میسر نہیں ہوتے (حالانکہ یہ دعاء کی قبولیت کا وقت ہے) بلکہ بعض اوقات افطار بھی ہو جاتا ہے مگر افطاری کی تیاریاں چل رہی ہوتی ہے اول تو بغیر ضرورت و مجبوری کے اتنا اہتمام اور غلو کرنا ہی مناسب نہیں ہے لہذا مناسب تیاری ذرا پہلے کر کے دعاء کا مقبول وقت حاصل کیا جائے۔

(ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۴۳۰)

درس نمبر: (۵)

جن چیزوں سے روزہ

فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر: (۵)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

نقلی روزے کی فضیلت:

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لَوْ أَنَّ
رَجُلًا صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا نَمَّ اعْطِيَ مِثْلَ الْأَرْضِ ذَهَابًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُونَ يَوْمِ
الْحِسَابِ۔

(رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اگر اس کو پوری زمین بھر کا سونا دیدیا جائے تب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، روز جزاء (قیامت) سے پہلے اس کا ثواب پورا ہو ہی نہیں سکتا۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب ج: ۲، ص: ۲۰)

روزے کی حالت میں مسواک کرنا

وعن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رثیثُ النَّبِيِّ ﷺ مَا لَا
أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(مشکوٰۃ شریف ج: ۱، ص: ۱۷۶)

ترجمہ:- اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

روزے کی حالت میں اس قدر مسواک کرتے ہوئے، دیکھا کہ میں اس کو شمار نہیں کر سکتا۔

(مظاہر حق جدید، ج: ۲، ص: ۳۲۳)

روزے کی حالت میں مسواک کرنا بھی سنت ہے

لہذا معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے چاہے خشک ہو یا تر، میٹھی ہو یا کڑوی، جس وقت بھی مسواک کرے جائز ہے اگر مسواک کے کوئی ریشہ حلق سے اتر گیا، تو تب بھی روزے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

(مسائل رمضان بحوالہ حندیہ، ص: ۱۱)

خوشبودار مسواک استعمال کرنا

آج کل تھلیوں میں خاص قسم کے مسواک ملتی ہے جن کو پیک کرنے سے پہلے عطریات اور خوشبودار تیلوں میں ڈبو یا جاتا ہے جس کے اثرات مسواک میں موجود ہوتے ہیں ایسی مسواک کا استعمال بھی روزے کی حالت میں جائز ہے۔

(مسائل رمضان، ص: ۱۲)

روزے کی حالت میں سرمہ، تیل، خوشبو کے استعمال کرنا

روزہ کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست

ہے اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا ناک کے پانی میں سرمہ کا اثر دکھائی دے تو پھر بھی نہ روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۳۵، بہشتی زیور، ص: ۲۲۷)

بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

اگر روزہ دار بھول کر کھاپی لے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ پیٹ بھر کر کھاپی لے یا متعدد مرتبہ کھاپی لے تب بھی یہی حکم ہے۔

اگر روزہ دار بھول کر کھاپی رہا تھا اسی دوران یاد آ گیا کہ وہ روزہ دار ہے تو فوراً منہ کے اندر جو کچھ ہے باہر پھینک دے اندر نہ نگلے ورنہ روزہ فاسد ہو جائیگا اور قضاء لازم ہوگی بھول کر کھانے پینے کے بعد یہ گمان کیا کہ روزہ فاسد ہوا پھر قصداً کھایا تو روزہ فاسد ہو گیا قضاء ضروری ہے۔

بھول کر کھانے پینے والے کو روزہ یاد دلانا

اگر کسی آدمی نے کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے ہوئے دیکھا تو روزہ یاد دلانا چاہیے یا نہیں اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر روزہ دار اس قدر طاقتور ہے روزے سے اس کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر اس آدمی میں روزہ کی قوت و طاقت کم ہے روزے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے تو اسکو یاد نہ دلائے کھانے دے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۵۰، مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۳۵، بہشتی

(زیورس ۲۲۷)

بحالت روزہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے

عورت بحالت روزہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اس سے روزہ فاسد

نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۲۳۶)

عورت کا اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر بچے کو دینا

اپنے منہ میں چبا کر بچے کو کوئی چیز کھلانا یہ مکروہ ہے البتہ اگر اس کے

ضرورت پڑے مجبوری ہو جائے تو جائز ہے مکروہ نہیں۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۲۹)

درس نمبر: (۶)

جن چیزوں سے روزہ

فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر: (۶)

جن چیزوں سے روزہ نہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

روزہ کی فضیلت:

وعن سلمة بن قيسر رضى الله تعالى عنه ان رسول الله ﷺ قال من صام يوماً ابتغاء وجه الله تعالى بعده الله عز وجل من جهنم كبعد غراب طار وهو فرخ حتى مات هراماً۔

(رواه ابو يعلى والبيهقى)

ترجمہ:- حضرت سلمہ بن قیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ایک دن کا روزہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے رکھا وہ جہنم سے اتنا دور ہو جائیگا جیسے کوئے کا بچہ اڑے اور اڑتے اڑتے بہت بوڑھا ہو کر مر جائے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب، ج: ۲، ص: ۱۹)

حدیث بالا میں ایک دن کے روزہ پر جہنم سے اتنی دوری کی بشارت دی گئی ہے جیسے کوئے کا بچہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے، اسلئے کہ کوا مسلسل اڑنے اور دور دور از مسافت کے طے کرنے میں خاصا کمال رکھتا ہے، پھر اسکی عمر بھی عام پرندوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے، شروع عمر سے جب وہ اڑنا شروع کرے تو اندازہ کیجیے کہ وہ اپنی پوری زندگی اڑ کر کس قدر فاصلہ طے

کریگا۔

(البشیر والدیر، ج: ۲، ص: ۱۹)

سر پر پانی ڈالنے کے ثبوت

وعن بعض اصحاب النبی ﷺ قال لقد رثیت النبی ﷺ بالعرج
یضبت علی رأسه الماء وهو ضائم من العطش أو من الحر۔

(رواه مالک و ابوداؤد دمشکوة شریف، ص: ۱۷۷)

ترجمہ:- اور نبی کریم ﷺ کے صحابی کہتے ہیں کہ میں عرج (ایک جگہ کے نام ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے) میں نبی کریم ﷺ کو روزہ کی حالت میں پیاس کے دفعیہ کیلئے یا گرمی کے دفعیہ کیلئے اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

(مظاہر حق جدید، ج: ۲، ص: ۳۲۳)

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا

رومال بھگو کر یعنی پانی سے رومال کو تر کر کے اپنے سر پر ڈالنا یا بدن پے ڈالنا یہ جائز ہے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۳۳۰)

روزے کی حالت میں غسل کرنا

روزہ کی حالت میں کپڑوں کو پانی سے تر کرنا یا بار بار غسل کرنا یہ جائز

ہے اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۶، ص: ۳۴۲)

آنکھ میں دوائی ڈالنا

بحالت روزہ آنکھ میں دوائی ڈالنا جائز ہے اگرچہ دواء کا اثر حلق میں

معلوم ہو۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۳۹، بیانات، ج: ۳، ص: ۸۳)

انجکشن لگوانا

روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا جائز ہے، خواہ بازو والا ہو یا رگ والا ہو

روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ! بغیر عذر کے صرف طاقت کا انجکشن لگوانا تاکہ روزہ کے احساس ختم ہو جائے یہ مکروہ ہے۔

(آپ کے مسائل اور اجمال، ج: ۴، ص: ۵۸۱، ۵۸۱، فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۱۵۳)

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

احتلام سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ہاں! قصداً صحبت کرنے سے روزہ

فاسد ہوتا ہے، قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۱۳۰)

کلی کرنے کے بعد تھوک میں تری محسوس ہو

کلی کرنے کے بعد جب پانی منہ سے باہر نکال دیا جائے اور تھوک کے

ساتھ کچھ تری محسوس ہو، تو اس کا حکم تھوک کے طرح ہے، اس کو نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۲۳۸ بحوالہ البسوط للسرخسی، ج: ۳، ص: ۱۳۲)

روزے کی حالت میں حیض و نفاس سے پاک ہونا
 اگر عورت رمضان کے دن میں حیض و نفاس سے پاک ہوگئی تو بقیہ دن روزہ دار کے مانند ہے، اس کے لیے کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے اور بعد میں اس روزے کی بھی قضا کر لے۔

(بینات، ج: ۳، ص: ۸۵)

روزے کی حالت میں حیض آنا

اگر عورت کو روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو بقیہ دن کھاپی سکتی ہے۔

(بینات، ج: ۳، ص: ۸۵)

روزے کی حالت میں خون چڑھانا

روزہ کی حالت میں اگر خون چڑھانے کی ضرورت ہو تو خون چڑھا سکتے ہیں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت ہو تو خون دینا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ! اتنا خون دینا کہ جس سے کمزوری آجائے مکر وہ ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۸۰ احسن الفتاویٰ، ج: ۳، ص: ۴۳۵)

درس نمبر: (۷)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد

ہوتا ہے، قضاء ہے، کفارہ نہیں

درس نمبر: (۷)

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے،

قضاء ہے، کفارہ نہیں

روزہ کی فضیلت:

وعن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزْنِي بِعَمَلٍ
قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُزْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا
عَدْلَ لَهُ۔

(رواہ النسائی وابن خزیمہ)

ترجمہ:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے۔ فرمایا روزہ رکھو (روزے کو لازم
پکڑو) کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے، فرمایا روزہ رکھو کیونکہ کوئی عمل اس
کے برابر نہیں میں نے (تیسری بار) پھر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی
(بڑے) عمل کا حکم دیجئے، فرمایا روزہ رکھو کیونکہ اس کی مثل نہیں۔

(نسائی وابن خزیمہ، خطبۃ المسلمین، ص: ۲۰۵، البشیر والدیر، ج ۲، ص ۲۲)

روزہ دار کے منہ میں زبردستی سے کوئی چیز ڈالنا

کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی کھانے کی چیز ڈال دی اور وہ چیز حلق سے اتر گئی، تو روزہ ٹوٹ گیا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص: ۶۶ بحوالہ حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۰۲)

غیر اختیاری طور پر حلق پانی اترنا

اگر کسی کو روزہ یاد تھا اور کلی کر لیا، بغیر اختیار کے پانی حلق سے اتر گیا، تو روزہ فاسد ہو جائیگا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص: ۶۶ بحوالہ حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۰۲)

بحالت روزہ سگریٹ نوشی

بحالت روزہ سگریٹ نوشی سے روزہ فاسد ہوگا، صرف قضاء لازم ہے، بشرطیکہ سگریٹ کا عادی نہ ہو۔ اگر سگریٹ کا عادی ہے، تو پھر قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(فریدیہ، ج: ۴، ص: ۹۱، رمضان اور جدید مسائل ۱۳۷، مراقی الفلاح ۷۲۷)

بحالت روزہ حقہ نوشی

حقہ کا بھی یہی حکم ہے کہ حقہ نوشی بطور تلذذ یا دوسرے نفع کیلئے ہے، تو قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں، ورنہ صرف قضاء لازم ہے۔

(حمانیہ، ج: ۴، ص: ۱۸۸)

نسوار سے روزہ فاسد ہوتا ہے

نسوار سے روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(فتاویٰ عثمانی، ج: ۲، ص: ۱۹۲ فریدیہ، ج: ۳، ص: ۹۱)

ناک میں نسوار ڈالنا

ناک میں نسوار ڈالنے سے بھی روزہ فاسد ہوتا ہے، قضاء لازم ہے۔

(حمانیہ، ج: ۳، ص: ۱۷۵)

ناک میں دواء ڈالنا

ناک میں تر دواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اگر خشک چیز ڈالی

گئی اور یقینی طور پر اندر تک پہنچ گئی، تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۸۹، فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱، ص: ۱۳۹)

نکسیر پونے سے روزے کا حکم

نکسیر پونے سے اگر خون ناک کے ذریعہ حلق سے اتر جائے، تو روزہ

فاسد ہو جائیگا، قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(مسائل رمضان، ص: ۷)

دانتوں سے خون نکلنے سے روزے کا حکم

روزہ کی حالت میں اگر دانتوں سے خون نکل کر تھوک کیساتھ حلق میں

چلا گیا، تو یہ دیکھا جائیگا کہ خون زیادہ ہے یا تھوک۔ اگر خون زیادہ ہے، تو روزہ فاسد ہو جائیگا، قضاء ضروری ہے۔ اگر تھوک زیادہ ہے خون کم ہے، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ بینات، ج: ۳، ص: ۸۲ بحوالہ حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۰۳ رحمیہ، ج: ۷، ص: ۲۵۸)

روزے دار کا کان میں تیل یا دواء کا ڈالنا

روزہ کی حالت میں کان میں تیل یا دواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، لیکن پانی پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ دارالعلوم ذکریا، ج: ۳، ص: ۲۷۶)

روزہ کی حالت میں کان میں دواء ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے،

قضاء واجب ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ذکریا، ج: ۳، ص: ۲۸۰)

درس نمبر: (۸)

روزہ کے فساد و عدم فساد

کی صورتیں

درس نمبر: (۸)

روزہ کے فساد و عدم فساد کی صورتیں

روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حَتَّىٰ يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ التَّرْبُ وَعِزَّتِي لَا تُضِرُّنَا وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔
(رواہ احمد فی حدیث وصححہ الترمذی واللفظ لہ)

ترجمہ: - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کے افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی، جس کو حق تعالیٰ شانہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اسکے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرورت کو روک کر دنگا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔
(البشیر والذہیری ج ۲، ص ۲۵)

قے آنے سے روزے کا حکم

اگر روزے کے دوران بلا اختیار و بلا قصد قے ہوگئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، چاہے قے تھوڑی سی ہو یا زیادہ، دونوں صورتوں میں روزہ برقرار

رہے گا۔ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کرتے ہو گئی، تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اگر اپنے اختیار سے قے کی، لیکن منہ بھر کرتے نہیں ہوئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اگر اچانک تھوڑی سی قے آئی، پھر بلا اختیار حلق میں واپس گئی، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، ہاں! اگر قصداً لوٹائی تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔ اگر کسی وقت قے ہوئی اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا، تو بھی قضاء واجب ہے، کفارہ نہیں، کیونکہ روزہ توڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۶۰)

اگر بتی کی دھواں حلق میں داخل ہو تو روزے کا حکم

روزہ کی حالت میں اگر بتی وغیرہ کی دھواں بغیر اختیار و ارادہ کے حلق میں داخل ہو جائے، تو روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ! اگر قصداً ارادہً دھواں سونگھے اور حلق میں داخل کرے، تو اس سے روزہ فاسد ہو جائیگا، مگر پھر بھی بحالت روزہ مسجدوں وغیرہ میں اگر بتی جلانے سے احتراز بہتر ہے۔

(فتاویٰ قاسمیہ، ج: ۱۱، ص: ۵۰۷)

بحالت روزہ بلغم کونگھلنا

اگر کوئی شخص کھانسی کے ساتھ، سینے یا دماغ کی طرف سے آئے ہوئے بلغم کو اپنے اختیار سے نکل لے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ! احتیاط کا تقاضا

یہ ہے کہ اگر اسکو سہولت (آسانی) سے باہر نکالنا ممکن ہو تو باہر نکال دیا جائے۔
(ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۲۶۹)

بحالت روزہ رنگ دار چیز منہ میں داخل کرنا

اگر کسی نے کوئی رنگ دار دھاگہ یا کوئی دوسری رنگ دار چیز (مثلاً قلم کا کنارہ) منہ میں داخل کی، جس سے تھوک کا رنگ واضح طور پر تبدیل ہو گیا (یعنی تھوک پر اس کا رنگ غالب آ گیا) اور پھر اس نے اس تھوک کو نگل لیا، اور اس کو روزہ یاد تھا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۲۵۲)

مسئلہ:

جو شخص رمضان شریف میں نماز نہیں پڑھتا، تو اس کا روزہ درست ہو جائے گا۔ نماز نہ پڑھنے کا گناہ ہوگا۔

واضح رہے! کہ نماز اور روزہ دونوں الگ الگ فرض ہیں۔ ایک دوسرے پر موقوف نہیں، روزہ رکھنے کی صورت میں روزہ کی گرفت سے بچ جائے گا، اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گرفت ہوگی، عذاب ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۵۱)

درس نمبر: (۹)

سوال

ماہنامہ السلام

مکروہات روزہ

درس نمبر: (۹)

مکروہات روزہ

باطل کلام باطل کام پر وعید:

ہو گیا (بیچ) ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے، باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی، کوئی ضرورت نہیں۔

تشریح:

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کیلئے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات (ہر قسم کے گناہ) سے بھی زبان و دہن اور دوسرے اعضاء کی حفاظت کریں۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ چہارم، ص: ۳۳۴)

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سئل رسول الله ﷺ عن
أكثر ما يدخل الناس الجنة فقال تقوى الله وحسن الخلق وسئل عن أكثر ما
يدخل الناس النار فقال الفم والفرج.

(رواه البخاری)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف اور حسن اخلاق سے پھر سوال کیا گیا کہ لوگ جہنم میں کس وجہ سے زیادہ داخل ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

(ماہ رمضان کے فضائل و مسائل، ص: ۳۱۴)

جھوٹ، غیبت وغیرہ سے روزہ مکروہ ہوتا ہے

درجہ ذیل امور سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلی خوری کرنا، دھوکہ دینا، لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹی قسم کھانا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت و دشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا دیکھنا، سینما بینی، ٹی وی دیکھنا، فلمیں دیکھنا، روزہ دار کو ان چیزوں سے اور ہر قسم کی بری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا، البتہ! مکروہ ہو جاتا ہے

اور ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۰۶)

ٹوتھ پیسٹ اور منجن کا استعمال کرنا

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ اور منجن کا استعمال مکروہ ہے، اس لیے کہ حلق سے نیچے اترنے کا احتمال ہوتا ہے اور اگر حلق سے اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔

(فتاویٰ حنائیہ، ج: ۴، ص: ۱۱۶۸ حسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۴۳۹)

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا

روزہ دار کیلئے یہ مکروہ ہے کہ اپنے لعاب (تھوک) کو جمع کر کے پھر نگل

لے۔

(ہندیہ، ج: ۱، ص: ۱۹۹)

کلی میں مبالغہ کرنا

روزہ دار کا، ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنا مکروہ

ہے۔

(ہندیہ، ج: ۱، ص: ۱۹۹)

دانت نکلوانا یا اس پر دواء لگانا

روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا یا اس پر دواء لگانا، سخت ضرورت کی

وقت جائز ہے۔ بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔ اگر دوا یا خون پیٹ کے اندر چلا جائے اور تھوک پر غالب ہو یا اسکے برابر ہو یا اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۳۶، شامی، ج: ۲، ص: ۱۰۷)

ہونٹ پر سرخی لگانا

عورت کا اس طرح ہونٹ پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۴۳۴)

مصنوعی دانت ہونے کی وجہ سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

منہ میں مصنوعی دانت ہونے کی وجہ سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا، پھر عام ہے کہ وہ دانت جسم کا جز بن کر کبھی بھی الگ نہیں ہوتا یا جب چاہے الگ کر سکتا ہے، دونوں طرح کے دانتوں کے منہ میں رہنے کی وجہ سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔

(امداد الفتاویٰ جدید، ج: ۴، ص: ۲۷۴، قدیم، ج: ۲، ص: ۱۴۲)

درس نمبر: (۱۰)

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے

کی گنجائش

درس نمبر: (۱۰)

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

روزہ کی فضیلت:

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ صَامَ

يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر باسناد حسن)

ترجمہ:- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان

(ایک اتنی بڑی) خندق (آڑ) کر دیتا ہے، جس کی مسافت آسمان و زمین کے

درمیان ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب، ج: ۲، ص: ۲۴)

جبکہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک

دن کا روزہ رکھے، اس کو جہنم کی آگ سے سو سال کی مسافت دور کر دیا

جاتا ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب، ج: ۲، ص: ۲۵)

چند اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی

گنجائش ہے:

(۱)۔ مرض جس کے وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو یا روزہ سے مرض

بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، تو عذر ختم ہونے کے بعد قضاء لازم ہے۔

(۲)۔ حاملہ (جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو) مرضہ (دودھ پلانے

والی عورت) جن کو روزہ سے اپنی جان یا بچہ کو ایذا و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو

روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن عذر ختم ہونے کے بعد قضاء لازم ہے۔

(۳)۔ شرعی مسافر (یعنی ایسے سفر میں ہو جس میں اسکو نماز میں قصر کا حکم

ہوتا ہے، تو اس کیلئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مقیم ہونے کے بعد قضاء ضروری

ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۷، ص: ۲۷۰)

تاہم! اگر شدید ضرورت نہ ہو، تو روزہ رکھنا افضل ہے اور یہی عزیمت

ہے۔

(حکامیہ، ج: ۴، ص: ۱۹۱)

(۴)۔ ایسے سن رسیدہ ضعیف (بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت) جو روزہ نہ

رکھ سکتے ہو، معذور ہو، وہ ہر دن کے روزہ کے عوض فدیہ دیدے کسی غریب کو

(بقدر فطرانہ) لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے کی طاقت عطاء فرمائیں، تو قضاء لازم ہے۔

(۵)۔ حیض و نفاس والی عورتوں کیلئے روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا درست نہیں۔ اگر رکھ لیں تو روزہ اداء نہ ہوگا اور اسی طرح اگر نماز پڑھ لیں تو نماز اداء نہ ہوگی، یہ گنہگار ہوگی۔ پاک ہونے کے بعد روزہ کی قضاء لازم ہے، نماز کی نہیں۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۷، ص: ۲۰۷)

(۶)۔ بھوک اور پیاس کی شدت میں اگر کسی نقصان کا خطرہ ہو، تو اس صورت میں روزہ توڑا جاسکتا ہے، لیکن قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔

(حکامیہ، ج: ۴، ص: ۱۹۲)

دواء کے ذریعہ حیض کو بند کرنا

عورت کیلئے حیض (ماہواری) کا آنا، ایک طبعی اور فطری امر ہے، اس لیے شریعت مطہرہ نے ان ایام میں عورت کو معذور سمجھ کر عبادات کی ذمہ داری اس سے اٹھائی ہے، یہی وجہ ہے جدید اور قدیم طب میں حیض (ماہواری) عورت کی صحت اور تندرستی کی نشانی ہے۔ اگر کوئی عورت ادویات کے ذریعہ اسکو بند رکھے، تو شرعی احکام اس سے متاثر نہیں ہوتے، یعنی حیض نہ آنے پر روزہ اور نماز کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن عورت کی صحت کیلئے نقصان دہ ہونے

کیوجہ سے ایسے کرنے سے احتراز بہتر ہے تاہم اس طرح حیض بند کرنے سے روزہ درست رہے گا۔

(حکامیہ، ج: ۴، ص: ۱۵۸)

روزہ دار کے سامنے کھانا کھانے کا حکم

مریض اور مسافر اور حیض و نفاس والی عورتیں عذر شرعی کے بناء پر (روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے، لیکن رمضان کا احترام کر کے) روزہ داروں کے سامنے نہیں کھانا چاہیے، بلکہ پوشیدہ طور پر کھانا چاہیے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۱۶۲)

درس نمبر: (۱۱)

قضاءِ روزہ کے مسائل

درس نمبر: (۱۱)

قضاءِ روزہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِخُلُوفٍ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرِفْ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَبَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أُمِرْتُ بِالصَّائِمِ۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:- سرور کائنات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے، بائیں طور کے ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اسکا اجر دوں گا (کیونکہ روزہ دار) اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے ہی لیے چھوڑتا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ یاد

رکھو! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال (سپر) ہے (اس کی وجہ سے بندہ دنیا میں شیطان کے شر و فریب سے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے) لہذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو، نہ فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے، میرا روزہ ہے۔
(نفحات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۳، ص: ۲۳۸)

روزہ کی قضائی میں دیر نہ کرنا چاہئے

رمضان المبارک کے جو روزے اگر کسی وجہ سے رہ گئے ہو تو رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے انکی قضاء رکھ لے، دیر نہ کرے، بلا وجہ قضاء رکھنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۲۳)

قضاء روزوں کی نیت

روزے کی قضاء میں دن (تاریخ) مقرر کر کے قضاء کی نیت کرنا، کہ فلان تاریخ کے روزے قضاء رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں، البتہ! اگر دو، رمضان کے کچھ کچھ روزے قضاء ہو گئے ہوں، تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے، یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلان سال کے روزوں کی قضاء ہی نہ ہو رکھتا ہوں اور بعض

کے نزدیک اس صورت میں بھی متعین کرنا ضروری نہیں۔

(بہشتی زیور ص ۲۲۳) (ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۳۵۱)

بہت سے قضا روزوں کی نیت کا طریقہ

اگر کسی شخص کے ذمہ بہت سے فرض روزے باقی ہیں، مثلاً جب سے بالغ ہوا ہے، فرض روزے نہیں رکھا ہے، تو ایسے شخص کو سمجھنا چاہیے کہ روزہ اور نماز دونوں بالغ ہونے سے فرض ہوتی ہے، پس جس وقت سے بالغ ہوا ہے، اسی وقت سے حساب کر کے، ہر دن کے چھ نمازیں، یعنی پانچ فرض نمازیں چھٹی وتر کی نماز کی قضائی پڑھے اور اسی وقت سے ہر رمضان کے روزے رکھے اور روزہ میں رمضان کی تعیین کرے، مثلاً پہلے رمضان کے روزے جو مجھ پر فرض ہوئے اور میں نے نہیں رکھے، اسکے روزے رکھتا ہوں، اس نیت سے ایک مہینہ کے روزے رکھے اسکے بعد دوسرے رمضان کے اسی طرح رکھے یا یہ نیت کرے کہ آخری رمضان کے روزے جو مجھ پر فرض ہوئے اور میں نے نہیں رکھے وہ رکھتا ہوں۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۰، ص: ۱۶۳)

یا قضا روزوں کی اس طرح نیت کرے کہ میرے جتنے روزے قضا ہیں ان میں سے پہلے روزہ کی قضا رکھتا ہوں، ہر مرتبہ یہی نیت کرتا رہے، یہاں تک کہ اسکے ذمہ میں قضا شدہ روزوں کی تعداد مکمل ہو جائے۔

(کفایت المفتی، ج: ۶، ص: ۳۷۸، ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۳۵۲)

قضاء روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے
 قضاء روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح صادق
 ہو جانے کے بعد نیت کی تو صحیح نہیں ہوئی، بلکہ وہ نفل ہوگا، قضاء کا روزہ پھر سے
 رکھے کفارے کے روزوں کا اور نذر غیر معین کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے۔
 (ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص: ۳۵۱، حندیہ، ج: ۱، ص: ۱۹۶)

قضاء روزوں کو پے در پے رکھنا ضروری نہیں
 جتنے روزے قضاء ہو چکے ہیں ان کو پے در پے رکھنا ضروری نہیں چاہے
 سب کو ایک دم رکھ لے چاہے جدا جدا رکھ لے دونوں طرح درست ہے۔
 (بہشتی زیور، ص: ۲۲۳، فقہ العبادات، ص: ۳۳۵)

قضاء روزوں میں اتنی دیر کرنا کہ دوسرا رمضان آجائے
 رمضان کے روزوں کی ابھی تک قضاء نہیں رکھی تھی اور دوسرا رمضان
 آگیا، تو اب (اس دوسرے) رمضان کے اداء روزہ رکھے اور عید کے بعد قضاء
 رکھے، لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔
 (بہشتی زیور، ص: ۲۲۳)

نابالغ پر قضاء رکھوانا ضروری نہیں
 نابالغ بچہ اگر روزہ توڑ دے، تو اس کی قضاء رکھوانا ضروری نہیں، ہاں

اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا واجب ہے پھر اگر سات برس کا ہو تو زبانی کہا جائے اور اگر دس برس کا ہو تو مار کر نماز پڑھائی جائے۔

(احسن التاوی، ج: ۴، ص: ۴۴۰)

درس نمبر: (۱۲)

کفارہ کے مسائل

درس نمبر: (۱۲)

کفارہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال إن فی الجنة بابا یقال له الریان یدخل منه الصائمون یوم القیامة لا یدخل منه أحد غیرهم یقال أين الصائمون فیقومون لا یدخل منه أحد غیرهم فإذا دخلوا أغلق فلم یدخل منه أحد۔

(رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی)

ترجمہ:- حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کا نام ”ریان“ ہے، اس سے روزہ دار قیامت کے دن داخل ہونگے اور ان کے سوا کوئی اور اس سے نہ گزر سکے گا، جب وہ داخل ہوچکیں گے، تو دروازہ بند کر دیا جائیگا، پھر اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(البشیر والنذیر، ج: ۲، ص: ۱۸)

لذت کے طور پر کوئی چیز کھانے سے روزے کا حکم

اگر کسی شخص کو رمضان کا روزہ یاد تھا، مگر پھر بھی ایسی چیز جو غذا یا دوا

یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، قصداً کھالیا، پی لیا، تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اس روزہ کی قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔

(مسائل رمضان، ص: ۹۰)

صرف رمضان کے روزہ ہے کہ قصداً توڑنے سے کفارہ ہے روزہ کے توڑنے سے کفارہ اس وقت لازم آتا ہے کہ رمضان شریف میں روزہ توڑ دے رمضان کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا، اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضائی نہ ہو۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۲۸)

کفارہ ادا کرنے کی تفصیل

رمضان المبارک کے روزے کو قصداً توڑنے کی صورت میں جو کفارہ واجب ہوتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک روزہ کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے۔ اگر غلام آزاد کرنا ممکن نہ ہو (جیسے آج کل) تو ساٹھ روزے مسلسل (پے درپے) رکھنا واجب ہے۔ اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ جب کفارہ کے ساٹھ روزے رکھے، تو بلاناغہ مسلسل (پے درپے) ساٹھ روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر درمیان میں ناغہ کیا اور صرف ایک ہی دن روزہ نہیں رکھا، تو بھی نئے سرے سے دوبارہ روزہ رکھنا واجب ہوگا پچھلے روزوں کا اعتبار نہ ہوگا۔ اگر کسی عورت کو کفارے کے روزہ کے درمیان

حیض (ماہواری) آجائے، تو حیض کے وجہ سے جو ناغہ ہوگا، وہ معاف ہے۔ حیض بند ہوتے ہی بقیہ روزے رکھنا شروع کر دے، مثلاً بیس (۲۰) روزے رکھنے کے بعد حیض آجائے، تو حیض سے پاک ہونے کے بعد صرف بقیہ چالیس (۴۰) روزے رکھے، کفارہ اداء ہو جائے گا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۶۳، ۱۶۴)

نفاس کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ

نفاس (یعنی بچہ کی پیدائش کے بعد آنے والا خون) کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے اور وہ لگاتار روزے نہیں رکھ سکی، تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا سب روزے پھر سے رکھنے پڑینگے۔

(بہشتی زیور ص: ۲۳۲)

بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان فاصلہ

اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد از سر نو روزہ رکھنا شروع کرے۔

(بہشتی زیور ص: ۲۳۲)

کفارہ کے روزوں کے درمیان رمضان کا آنا

اگر کفارہ کے بیچ میں رمضان کا مہینہ آ گیا تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا

رمضان کے بعد سب روزے پھر سے رکھنے پڑینگے۔ (بہشتی زیور ص: ۲۳۲)

کفارہ کے روزے چاند کے حساب سے
 کفارہ کے روزے اگر چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیئے
 تھے، تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ وہ مہینے ۲۹، ۲۹ کے
 ہو یا ۳۰، ۳۰ کے، لیکن اگر درمیان مہینہ سے شروع کی، تو ساٹھ دن پورا کرنا
 ضروری ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۴، ص: ۶۰۸)

کفارہ کے روزوں پر قادر نہ ہونے کی صورت میں
 جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو، وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا
 کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۃ الفطر کی مقدار کا غلہ یا اس کی قیمت دیدے۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۴، ص: ۶۰۸)

کفارہ نقد رقم کے حساب سے
 اگر کوئی شخص کفارہ نقد رقم سے اداء کرنا چاہے تو ایک مسکین کو ایک دن
 میں صرف دو وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے۔ اگر ایک مسکین کو ایک دن
 میں دو وقت سے زیادہ کا پیسہ دیا گیا، تو وہ صرف ایک دن کا شمار ہوگا اس لیے یا
 تو ایک مسکین کو روزانہ دو، وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے یا ایک ہی دن میں
 یا مختلف ایام میں ساٹھ مسکینوں کو الگ الگ دو وقت کے کھانے کا پیسہ دیدے
 البتہ فدیہ کی رقم کی ایک ہی دن میں ایک مسکین کو جتنی بھی دیر گاندیہ اداء ہوگا۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۶۷)

درس نمبر: (۱۳)

فدیہ کے مسائل

درس نمبر: (۱۳)

فدیہ کے مسائل

روزہ کی فضیلت:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا مُوسَى عَلَى سَرِيَّةٍ فِي الْبَحْرِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ قَدَرَفَعُوا الشِّرَاعَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلَمَةٍ إِذَا هَاتِفٌ فَوْقَهُمْ يَهْتِفُ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ قُمْوا أُخْبِرْكُمْ بِقَضَاءِ قَضَاءِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أُخْبِرْنَا إِنْ كُنْتَ مُخْبِرًا قَالَ إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَضَى عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ مَنْ أَعْطَشَ نَفْسَهُ لَهْ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْعَطَشِ -

(رواه البزاز باسناد حسن ان شاء الله تعالى)

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت کا جو سمندر کے راستے سے جاتی تھی، امیر بنا کر بھیجا، جب اندھیری رات میں انہوں نے بادبان اٹھایا، تو ان کے اوپر سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی (آواز دینے والا نظر نہیں آ رہا تھا) اے کشتی والو! ٹھہرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک فیصلہ فرمایا ہے، میں تم کو وہ بتلاتا ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر بتلانا چاہو، تو بتلاؤ (کیا فیصلہ فرمایا ہے؟) اس نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے، جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کیلئے گرمی کے دن پیاسا رکھے گا (روزہ

رکھے گا) اللہ تعالیٰ اس کو پیاس والے (قیامت کے) دن سیراب کریگا۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب، ج: ۲، ص: ۲۱)

شیخ فانی اور دائمی مریض کے فدیہ

جو شخص اتنا بوڑھا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یا اتنی بیمار ہو گیا کہ نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے نہ آئندہ صحت کی امید ہے، تو ایسا شخص روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دیدے یا غلہ کی قیمت دیدے یا صبح شام مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۳۶)

فدیہ دینے کے بعد اگر روزہ رکھنے کی واپس آئی

اگر فدیہ دینے والے کی طاقت واپس آگئی یا بیماری سے اچھا ہو گیا، تو سب روزوں کی قضاء رکھے گا اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

(بہشتی زیور، ص: ۲۳۶)

بدنی عبادات دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کیا جاتی

بدنی عبادات، مثلاً: نماز، روزہ کسی دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کی جاسکتی، جو شخص خود روزہ نہ رکھ سکتا ہو، شریعت نے اس کیلئے فدیہ کا حکم تجویز کیا ہے (بشرطیکہ قضائی لانے پر قدرت نہ رکھے)۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۳، ص: ۶۰۳)

موت سے پہلے روزوں کی وصیت کرنا

جو شخص ایسی حالت میں مر جائے کہ اسکے ذمہ روزے ہیں یا نمازیں اس پر فرض ہے کہ موت سے پہلے وصیت کرے، تاکہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ اگر موت سے پہلے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۳، ص ۶۰۱)

میت کی وصیت پر عمل کرنا لازمی ہے

اگر میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو، تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز، تکفین اور اداء قرضہ جات کے بعد اسکی جتنی جائیداد باقی ہے، اس کی تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۳، ص ۶۰۱)

وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارث کا اپنی طرف سے فدیہ ادا کرنا اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز اور روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ یہ فدیہ قبول کر لیا جائیگا۔

(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۳، ص ۶۰۱)

فدیہ یک مشمت ادا کرنا لازمی نہیں

اگر وارث کے پاس اتنا مال نہیں کہ مرحوم کی جانب سے نمازوں اور روزوں کا فدیہ یک مشمت ادا کر سکے، تو تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرنا بھی جائز ہے۔
(آپ کے مسائل روزہ اکامل، ج: ۴ ص ۶۰۲)

درس نمبر: (۱۴)

مسائل تراویح

درس نمبر: (۱۴)

مسائل تراویح

تراویح کے بیس رکعتوں کا ثبوت:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ ﷺ كَانَ

يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً، سِوَى الْوُتْرِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ص: ۲۸۶)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) پڑھا کرتے تھے بغیر

وتر کے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۵۵)

أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلَى أَنَّ التَّرَاوِيحَ عِشْرُونَ رَكْعَةً۔

ترجمہ:- بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے۔

(المرقاة شرح المشکوٰۃ، ج: ۳، ص: ۳۸۲)

لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ بِأَقَلِّ مِنْ عِشْرِينَ رَكْعَةً فِي التَّرَاوِيحِ۔

(العرف الشذی علی هامش سنن الترمذی، ج: ۱، ص: ۱۶۶)

ترجمہ:- تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں ہیں بیس ۲۰ سے کم کا چاروں اماموں میں

سے کوئی قائل بھی نہیں ہے۔

آٹھ رکعت والی روایت نماز تہجد کے متعلق ہے اور نماز تہجد تراویح سے جدا ہے۔

(کفایت المفتی، ج: ۴، ص: ۶۰۳)

تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن کریم سنت ہے
تراویح سنت مؤکدہ ہے، بغیر عذر کے تراویح کو چھوڑ دینے والا عاصی
اور گنہگار ہے۔

(مناوی دارالعلوم دیوبند، ج: ۴، ص: ۲۱۶)

تراویح مرد و عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے
قرآن کریم کو ایک مرتبہ تراویح میں ختم کرنا سنت ہے، لوگوں کی سستی کی
وجہ سے ختم قرآن کریم کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(عمدة الفقہ، ج: ۲، ص: ۳۲۸)

تراویح مرد و عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے
تراویح مرد، عورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے مگر عورتوں کیلئے جماعت
سنت مؤکدہ نہیں ہے۔

(کفایت المفتی، ج: ۴، ص: ۶۱۲)

نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اقتداء
نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اقتداء (جیسے فرض نماز میں جائز نہیں ہے)

اسی طرح نماز تراویح میں بھی جائز نہیں ہے۔

(کفایت المفتی، ج: ۴، ص: ۶۰۹ بحوالہ شامی، ج: ۱، ص: ۵۷۷)

تراویح میں ہر دو رکعت کیلئے الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے
 تراویح کی نماز میں ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے، باقی
 تراویح کی بیس (۲۰) رکعتوں کیلئے شروع میں ایک نیت کر لینا بھی کافی ہے،
 لیکن یہ بہتر نہیں (طریقہ نیت یہ ہے) اگر امام کے پیچھے تراویح پڑھ رہا ہے تو
 نیت اس طرح کرے کہ، میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء
 کر کے پڑھ رہا ہوں، اللہ اکبر۔ تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں اس طرح نیت
 کرے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں، اللہ اکبر۔ اس کے
 بعد ہاتھ باندھ لے (مرد ہے تو ناف کے نیچے اگر عورت ہے تو سینہ پر ہاتھ
 باندھ لے)۔

(تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۳۷۲)

اگر مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہو چکی تھی
 کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہو چکی
 تھی، تو اس کو چاہئے پہلے فرض اور سنتیں پڑھے پھر تراویح میں شریک ہو جائے
 اور چھوٹی ہوئی تراویح کو دو ترویحوں کے درمیان جلسہ کے وقت پوری کر لے
 اگر موقع نہ ملے تو ترویحوں کے بعد پڑھے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۸۵)

عورتوں کی جماعت عورت کی اقتداء میں مکروہ ہے

عورتوں کی جماعت اس طرح کہ عورت ہی امام ہو مکروہ ہے، خواہ تراویح کی جماعت ہو یا غیر تراویح سب میں عورت کا امام ہونا عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۴، ص: ۲۰۳)

تراویح ختم کرنے کے بعد دعاء کرنا مستحب ہے

تراویح ختم کرنے کے بعد دعاء مانگنا درست اور مستحب ہے اور معمول سلف و خلف ہے، وتر کے بعد دعاء ضروری نہیں ہے، ختم تراویح کے بعد دعاء کافی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۴، ص: ۱۹۲)

ختم قرآن کریم کے مسنون طریقہ

تراویح میں ختم قرآن کریم کے مسنون طریقہ یہ ہے کہ انیسویں رکعت میں ”سورۃ الناس“ تک پڑھے اور بیسویں رکعت میں ”سورۃ البقرۃ“ شروع سے کچھ حصہ پڑھے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۳۰۳، احسن الفتاویٰ، ج: ۳، ص: ۵۰۸، فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۶، ص: ۲۴۱)

لیکن احسن الفتاویٰ ج: ۱۰ ص: ۳۵۵ میں جو مضمون ہے وہ مشہور اور مروجہ طریقہ ختم

قرآن کے خلاف ہے۔

لہذا اختلاف سے نکلنے کے لیے اٹھارویں رکعت میں سورہ ناس پر قرآن کریم ختم

کر کے پھر انیسویں اور بیسویں رکعت میں سورہ بقرہ کے ابتداء سے پڑھیں۔

فوت شدہ تراویح کی قضاء نہیں ہے

اگر تراویح کسی وجہ سے فوت ہو جائے تو ان کی قضاء نہیں نہ جماعت کے ساتھ نہ بغیر جماعت کے۔ اگر کسی نے قضاء پڑھی تو تراویح نہ ہوگی بلکہ نفلیں ہوں گی۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۸۶)

عورتوں کا مسجد جانا مکروہ ہے

بعض مسجدوں میں عورتوں کیلئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے، مگر امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے، ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید سننے کے نسبت افضل ہے۔

(آپ کے مسائل اور اکامل، ج: ۴، ص: ۱۹۸)

درس نمبر: (۱۵)

مسائل تراویح

درس نمبر: (۱۵)

مسائل تراویح

تراویح کی فضیلت:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - (رواہ الجماعة)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یقین اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان (کی راتوں) میں کھڑا رہا (یعنی تراویح پڑھی) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (جماعت محدثین نے اسے روایت کی ہے)۔

(درس آثار السنن، ص: ۳۱۰)

تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہو جائے

اگر بعض کہتے ہیں بیس رکعتیں پوری ہو گئی اور بعض کہتے ہیں نہیں بلکہ اٹھارہ رکعتیں ہوئی ہیں تو جس طرف امام کا رجحان ہو اس پر عمل کرے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۸۸)

رکوع کے انتظار میں بیٹھا رہنا

جماعت ہو رہی ہے اور ایک شخص بیٹھا رہتا ہے جب امام رکوع میں جاتا ہے تو فوراً یہ بھی نیت باندھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جاتا ہے یہ فعل مکروہ ہے اور تشبہ بالمنافقین ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۹)

اپنی مسجد میں ختم نہ ہونے کی صورت میں دوسری مسجد جانا اگر اپنی مسجد کا امام قرآن شریف کا ختم نہ کرے تو پھر کسی دوسری مسجد میں جہاں پر ختم قرآن ہو (وہاں جا کر) تراویح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ختم قرآن کی سنت وہیں حاصل ہوگی۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۹۲)

امام کے سلام کے وقت مقتدی سویا تھا

اگر امام نے سلام پھیر دیا مقتدی سویا ہوا تھا، اب اگر مقتدی کو یاد ہے کہ میں نے ”التحیات“ کا اتنے حصہ پڑھا ہے اور اتنا باقی ہے تو ”التحیات“ کو پورا کر کے سلام پھیر دے۔ اگر یاد نہیں ہے کہ کہاں تک پڑھا تو سلام پھیر دے امام کے ساتھ دوسرے ترویجہ میں شریک ہو جائے۔

(الفتاویٰ التارخانیہ، ج: ۲، ص: ۳۳۶)

مکمل قرآن مجید کا ایک مرتبہ تراویح میں سننا سنت ہے
 تراویح میں مکمل قرآن مجید کا ایک مرتبہ سننا سنت ہے، لہذا اگر کوئی شخص
 سفر کرنا چاہتا ہے، تو رمضان المبارک میں سفر کرنا منع نہیں ہے، البتہ! جو شخص
 قرآن کریم کا ختم مسنون طریقہ سے سننا چاہتا ہے، تو سفر میں عام طور پر یہ سنت
 اس سے رہ جاتی اور سنت ادا نہیں ہوتی۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ پورا قرآن مجید
 تراویح میں سن لے پھر سفر شروع کرے۔

(کتاب الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۲۲)

تراویح کے ہر چار رکعات کے بعد دعاء مانگنا مستحب ہے
 تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد دعاء مانگنا تسبیح و تہلیل اور درود شریف
 پڑھنا جائز ہے اور مستحب ہے اور جو دعاء بھی پڑھے جائز ہے کسی خاص دعاء کی
 تخصیص نہیں، لیکن ”سبحان ذی الملک والملكوت“ (والی دعاء) پڑھنا زیادہ
 بہتر ہے اور معمول اکابر ہے۔

(کتاب الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۲۳)

گھر پر تراویح کی جماعت کرنا

گھر پر تراویح کی جماعت کرنے سے بھی فضیلت حاصل ہو جائیگی
 لیکن مسجد میں پڑھنے کا جو ستائیس درجہ ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۸۲، ادارہ الغاروق)

لیکن گھر میں تراویح اس وقت جائز ہے کہ مسجد کی تراویح پر اس طرح کا اثر نہ پڑے کہ مسجد کی تراویح بالکل بند ہو جائے اس وقت سب گناہگار ہوں گے۔
(کتاب الفتاویٰ، ج: ۲، ص: ۲۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کسی سورت کے شروع میں ایک

مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا چاہئے

تراویح میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کی آیت کو بھی بلند آواز سے پڑھنا چاہئے، آہستہ پڑھنے سے امام کا تو قرآن شریف پورا ہو جائیگا مگر مقتدیوں کا پورا نہیں ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج: ۳، ص: ۱۹۲، فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۹۲)

حافظ کا اجرت لینا

رمضان المبارک میں تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کر کے اجرت یا معاوضہ لینا دینا درست نہیں اور بحکم ”المعروف کالمشروط“ جن کی نیت لینے دینے کی ہے وہ بھی اجرت کے حکم میں ہے اور ناجائز ہے، اس حالت میں صرف تراویح پڑھنا اور اجرت کا قرآن مجید نہ سننا بہتر ہے اور صرف تراویح اداء کر لینے سے (بغیر ختم قرآن کے) قیام رمضان کی فضلت حاصل ہو جائیگی۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۳، ص: ۱۸۶، تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۳۴)

ستائیسویں شب کو ختم کرنا مستحب ہے

ستائیسویں شب کو ختم کرنا مستحب ہے۔ مٹھائی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، لوگوں نے اسے ضروری سمجھ لیا ہے اور بڑی پابندی کیساتھ اس پر عمل کیا جاتا ہے، لوگوں کو چندہ دینے پر مجبور کیا جاتا ہے، مسجدوں میں بچوں کا اجتماع اور شور و غل وغیرہ خرابیوں کے پیش نظر اس دستور (طریقہ) کو موقوف (بند) کر دینا ہی بہتر ہے، امام تراویح اور کوئی (بغیر چندہ کے) کبھی کبھی شیرینی تقسیم کرے اور مسجد کی حرمت کا لحاظ رکھا جائے تو درست ہے مسجد کا فرش خراب نہ ہو خشک چیز ہو اور مسجد کی بے احترامی لازم نہ آئے تو درست ہے، بہتر یہ ہے کہ دروازے پر تقسیم کیا جائے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۶، ص: ۲۳۳ فتاویٰ محمودیہ، ج: ۷، ص: ۲۹۲)

درس نمبر: (۱۶)

نقلی روزے

درس نمبر: (۱۶)

نقلی روزے

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت:

عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اسکے بعد ماہ شوال میں چھ نقلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔

(معارف الحدیث ج ۲ حصہ چہارم، ص: ۳۷۸)

شوال کے روزوں کو عید الفطر کے بعد فوراً رکھنا اور پے

درپے رکھنا ضروری نہیں

شوال کے روزے عید الفطر کے دوسرے دن سے رکھنا ضروری نہیں

ہے بلکہ شوال کے مہینے میں جب بھی چھ روزے رکھ لے رکھ سکتا ہے اور یہ بھی

ضروری نہیں ہے کہ ان کو پے درپے رکھے بلکہ لگاتار رکھے یا متفرق طور پر

دونوں صورتوں میں پورا ثواب مل جائیگا۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۴، ص: ۶۳۴)

شوال کے مہینہ میں قضاء روزہ رکھنا

شوال کے مہینہ میں قضاء روزہ رکھا جاسکتا ہے، لیکن شوال کے چھ روزے رکھنے کی جو فضیلت ہے وہ اس صورت میں حاصل ہوگی جب کہ قضاء کے علاوہ چھ نفلی روزے رکھے۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۴، ص: ۶۳۴)

ایام بیض کے روزے

عن قتادة ابن ملحان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا مُرْنَا أَنْ نَضُومَ الْبَيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

(رواه الترمذی والنسائی)

ترجمہ:- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی مہینہ کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کو روزہ رکھا کریں اور فرماتے تھے کہ مہینے کے ان تین دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲، حصہ چہارم، ص: ۳۶۳)

یوم عاشوراء کا روزہ اور اسکی تاریخی اہمیت

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قَدِمَ
الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَتَجِبِي اللَّهُ فِيهِ مُوسَى
وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنُ أَخْتِي وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائیں تو آپ ﷺ
نے یہود کو عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ رکھتے دیکھا، آپ ﷺ نے ان سے
دریافت کیا (تمہاری مذہبی روایات میں) یہ کیا خاص دن ہے (اور اس کی کیا
خصوصیت اور اہمیت ہے) کہ تم اسکا روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں
یہ بڑی عظمت والا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی
قوم بنی اسرائیل کو نجات دی تھی اور فرعون اور اسکے لشکر کو غرق آب کیا تھا تو موسیٰ علیہ
السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر میں اس دن کا روزہ رکھا تھا اس لیے ہم
بھی (ان کی پیروی میں) اس دن روزہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام سے ہمارا تعلق تم سے زیادہ ہے اور ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے خود بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور امت کو بھی اس دن کے روزہ کا حکم دیا۔

(معارف الحدیث، ج: ۳ حصہ چہارم، ص: ۳۶۴)

لیکن دوسری روایت میں ہے کہ:

فقال رسول الله ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ضَمْنَا الْيَوْمَ

التاسع۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ جب اگلا سال آئیگا تو ہم نویں کا (بھی) روزہ رکھیں گے۔

(معارف الحدیث، ج: ۳ حصہ چہارم، ص: ۳۶۶)

یوم عاشوراء کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ روزہ

رکھنا مستحب ہے

لہذا محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسکے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(بہشتی زیور ص: ۲۲۶)

صرف دسویں محرم کو روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن

ثواب ملے گا

اور کراہت تنزیہی ہے، لیکن اگر کوئی صرف دسویں محرم کا روزہ رکھے
مکروہ ہے لیکن ثواب اس کا بھی ملے گا۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۱۰، ص: ۱۹۳)

درس نمبر: (۱۷)

نقلی روزے

درس نمبر: (۱۷)

نقلی روزے

عشر ذی الحجہ اور یوم العرّفۃ کا روزہ:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَا مِنْ
أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدُلُ صِيَامٌ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا
بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامٌ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنوں میں کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے) اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔

(معارف الحدیث، ج: ۳ حصہ چہارم، ص: ۳۶۷)

عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةٌ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اسکے پہلے والے سال اور بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔

(معارف الحدیث ج ۳ حصہ چہارم، ص: ۳۶۷)

خاص دنوں میں نقلی روزے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

(رواہ الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر کو اور جمعرات کو اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میری عمل کی پیشی ہو تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔

(معارف الحدیث، ج: ۳ حصہ چہارم، ص: ۳۶۹)

پندرھویں شعبان کا روزہ

شعبان کے پندرھویں دن کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، عام نفل روزوں کی بنسبت اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۱۲۶، حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۰۲، حنفیہ، ج: ۴، ص: ۱۵۲ بہشتی

زبور ص ۲۲۶)

سال بھر میں پانچ روزیں ممنوع اور حرام ہے
 سال بھر میں پانچ روزے ممنوع اور حرام ہیں: عید الفطر، عید الاضحیٰ،
 ۱۱ ذی الحجہ، ۱۲ ذی الحجہ، ۱۳ ذی الحجہ۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۶۱۱، ہشتی زیور تیسرا حصہ، ص: ۲۲۵)

پانچ روزے کتب حدیث سے ثابت نہیں

۲۷ رجب / ۲۵ ذی قعدہ / ۱۸ ذی الحجہ / ۲۲ محرم / ۱۲ ربیع الاول، یہ
 پانچ روزے کتب حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۰۲)

۲۷ رجب کے متعلق جو فضیلت مشہور ہے وہ غلط ہے

۲۷ رجب کے متعلق بہت بڑی فضیلت مشہور ہے کہ ہزار روزوں کا
 ثواب ملتا ہے، اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے، یہ بات غلط ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۴۵۶، محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۰۲)

یوم الشک کا روزہ

”یوم الشک“ یعنی ۳۰ شعبان کو احتیاطاً اس نیت سے روزہ رکھنا کہ اگر
 رمضان ہو گیا تو فرض روزہ اداء ہو جائیگا ورنہ نفلی ہوگا یہ روزہ ناجائز اور مکروہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۳۳۷، محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۰۱)

درس نمبر: (۱۸)

اقسام اعتکاف

درس نمبر: (۱۸)

اقسام اعتکاف

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی ﷺ قال فی الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذَّنُوبَ وَيَجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

(رواين ماجہ، مکتوۃ شریف، ج: ۱۸۳۱)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: کہ وہ (اعتکاف کی وجہ سے) گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے اور نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ چہارم، ص: ۳۴۰)

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ واجب ۲۔ سنت مؤکدہ ۳۔ مستحب

(۱)۔ اعتکاف واجب:

اعتکاف واجب یہ ہے کہ اگر کسی نے منت (نذر) مانی، پھر وہ نذر و منت خواہ غیر معلق ہو، جیسے کہ کوئی شخص بغیر کسی شرط کی اعتکاف کے نذر

کرے کہ مثلاً (اس طرح کہہ دے) کہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے تین دن کا اعتکاف کرونگا یا معلق، جیسے: کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلان کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے دو دن کا اعتکاف کرونگا تو (دونوں صورتوں میں) یہ اعتکاف کرنا واجب ہو گیا۔ اور اسکے ساتھ خود بخود روزہ واجب ہو گیا؛ کیونکہ اعتکاف واجب کیلئے روزہ شرط ہے، جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا (یہ تو اعتکاف واجب کے متعلق بات تھی)۔

(۲)۔ اعتکاف مسنون:

رمضان شریف کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے یہ رمضان المبارک بیس تاریخ کی شام کو سورج چھپنے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عید کا چاند خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا چاند نظر آتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ اعتکاف رسول اللہ ﷺ نے بڑی پابندی کیساتھ کیا ہے احادیث صحیحہ سے منقول ہے اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایۃ ہے، یعنی محلہ یا بستی میں بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے اداء ہو جاتا ہے اگر کوئی بھی نہ کرے (اعتکاف میں نہ بیٹھے) تو سب کے اوپر اس کا وبال (گناہ) ہوگا۔

(۳)۔ اعتکاف مستحب:

اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں اور نہ اس کے لیے مقدار مقرر ہے

ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقت کا ہو سکتا ہے، جیسے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے تھوڑی دیر کا بھی اعتکاف جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ اس وجہ سے ہر شخص کیلئے مناسب ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔ (جتنے وقت) نماز وغیرہ میں مشغول رہے اعتکاف کا ثواب بھی (ملتا) رہے گا۔ (مسائل رفعت قاسمی مسائل اعتکاف، ج: ۴، ص: ۹)

لہذا مسجد میں داخل ہونے کے وقت ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ کے ساتھ ”نَوَيْتُ الْإِعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِي الْمَسْجِدِ“ کہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج: ۷، ص: ۲۷۸)

مسنون اعتکاف کے وقت

مسنون اعتکاف کیلئے ضروری ہے کہ ۲۰ رمضان المبارک کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور اعتکاف کی نیت بھی غروب آفتاب سے پہلے کرے۔ اگر غروب کے بعد مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں پہلے سے موجود تھا، مگر نیت غروب کے بعد کر لیا تو یہ اعتکاف مسنون نہیں ہوگا۔ (مسائل رمضان، ص: ۳۶ بحوالہ حندیہ، ج: ۱، ص: ۲۱۱ رشیدیہ)

اعتکاف کی نیت

اعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اعتکاف کے ارادہ سے آدمی مسجد میں داخل ہو جائے۔ اگر زبان سے بھی کہدے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت

کرتا ہوں تو بہتر ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۴، ص: ۶۲۶)

اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے

حقوق کے اعتبار سے اپنے محلہ کی مسجد ہی کا زیادہ حق ہے اس لیے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے اور جو شخص محلہ کی مسجد میں اعتکاف کریگا، اس کو اپنے اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا اور اہل محلہ کو سنت ترک کرنے (چھوڑنے) کے وبال سے بچانے کی وجہ سے الگ ثواب بھی ملیگا۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۳۶۴)

لہذا اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا دوسری بڑی مسجد میں اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

(ہندیہ، ج: ۱، ص: ۲۱۱)

درس نمبر: (۱۹)

فوائد اعتکاف

درس نمبر: (۱۹)

فوائد اعتکاف

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ
الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تُوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ ﷺ۔

(مشکوٰۃ شریف، ج: ۱ ص: ۱۸۳)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس دنیا سے اٹھایا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اعتکاف کیا۔

(مظاہر حق، ج: ۲، ص: ۳۶۵)

اعتکاف کی حکمتیں اور فائدے:

- (۱)۔ اعتکاف میں انسان کو یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے اور دل دنیا کی فکروں سے خالی ہو جاتا ہے، جب انسان تنہائی میں رہے گا، تو آہستہ آہستہ دل پوری طرح دنیا کے خیالات سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیگا اور اس میں عبادتوں کے انوار و برکات حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی۔
- (۲)۔ لوگوں کے ملنے جلنے اور کاروبار کی مشغولیات میں جو انسان سے

چھوٹے موٹے بہت سے گناہ ہو جاتے ہیں اعتکاف میں ان سے حفاظت رہتی ہے۔

(۳)۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب

ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر
آتا ہے میں دوڑ کر اسے اپنا لیتا ہوں“۔ اعتکاف کرنے والا تو اپنا گھر در چھوڑ کر
صرف قریب ہی نہیں بلکہ خدا کے در پر آ کر پڑ جاتا ہے، تو اب آپ اندازہ
لیجئے کہ اللہ تعالیٰ معتكف سے کتنا قریب ہوگا اور اس پر کتنا زیادہ مہربان
من اتانی ہوگا۔

(۴)۔ شریف لوگ اپنے گھر پر آئے ہوئے مہمان کی عزت و اکرام
کیا کرتے ہیں تو کیا کریموں کا کریم، داتاؤں کا داتا اپنے گھر پر آئے ہوئے
مہمان کی عزت و اکرام نہیں کریگا؟

(۵)۔ شیطان انسان کا قدیمی دشمن ہے، لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ

کے گھر میں ہے تو گویا مضبوط قلعہ میں ہے، شیطان اب اسکا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(۶)۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی نماز کے انتظار

میں رہتا ہے، اسے نماز ہی کا ثواب ملتا ہے، اعتکاف میں یہ ثواب بھی حاصل
ہوتا ہے۔

(۷)۔ جب تک آدمی اعتکاف میں رہتا ہے اسے عبادت کا ثواب

ملتا رہتا ہے، خواہ وہ خاموش بیٹھا رہے یا سوتا رہے یا اپنے کسی اور کام میں مشغول رہے۔

(۸)۔ اعتکاف کرنے والا ہر منٹ عبادت میں ہے، تو شب قدر حاصل کرنے کا بھی اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں، کیونکہ جب بھی شب قدر آئیگی یہ بہر حال عبادت میں ہوگا۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۸)

(۹)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ بندہ بھی ہے جس کا دل مسجد کے اندر اٹکا رہتا ہے، یعنی وہ کام کاج کیلئے گھر آئے، دفتر جائے آفس جائے کارخانے میں جائے یا دنیا کے دوسرے معاملات کرے تو وہ پریشان رہے اور جیسا ہی فارغ ہو کر مسجد پہنچے تو وہاں جا کر اسے سکون آئے۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے جگہ ملے گی اور جو آدمی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائیگا تو اسکو عرش کا سایہ بطریق اولیٰ ملے گا (اس لئے کہ معتکف کام کاج گھر بار سب چھوڑ کر ہمیشہ مسجد میں عبادت میں مشغول ہے) لہذا اعتکاف میں بیٹھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۰)۔ میدان حشر میں سختی اور پریشانی کے دن نرمی اور آسانی کیلئے

نبی کریم ﷺ نے ایسے اعمال کی تعلیم دی جن سے انسان مسجد میں بیٹھنے کا عادی بنے، مثلاً: فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے سورج

طلوع ہونے تک ذکر و عبادت کرتا رہے، اور پھر اگر دو رکعت نفل پڑھ لے تو دو رکعت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائیں گے اسی طرح جمعہ کے دن جو آدمی مسجد میں سب سے پہلے آجاتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ انعام دیتے ہیں، یہاں تک کہ گذشتہ جمعہ سے لیکر اس جمعہ تک جتنے گناہ کیے اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

فضائل بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایماندار حضرات زیادہ سے زیادہ مسجد میں بیٹھنے کی عادت ڈالیں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور مسجد میں اعتکاف کرنا سنت بھی ہے اور ان تمام عبادتوں کا جامع بھی ہے اور ہر آن ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے، اسی وجہ سے اعتکاف میں بیٹھنے والے بڑے خوش نصیب ہے۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۵۶)

درس نمبر: (۲۰)

مسائل اعتکاف

درس نمبر: (۲۰)

مسائل اعتکاف

فضیلت اعتکاف:

وَمَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ أَبْعَدَ مَمَائِينَ الْخَافِقِينَ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی واللفظ لہ ہذا آخر الحدیث)

ترجمہ:- جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اسکے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمۃ الترغیب والترہیب ج ۲، ص: ۱۰۸)

مسجد کی حدود کو معلوم کرنا

مسجد کی حدود سے لاعلمی کی وجہ سے بہت سارے معتکف اپنا اعتکاف توڑ بیٹھتے ہیں اس لیے معتکف کو چاہیے اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے متولی مسجد سے پوچھ کر مسجد کی حدود معلوم کر لے۔

(مسائل رمضان، ص: ۳۶)

بھول کر مسجد سے نکلنا

اگر کوئی شخص نسیانا (بھول کر) مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف فاسد

ہو جائیگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۵۰۷ بحوالہ شامی)

ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۵۱۰)

نماز جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنا

نماز جنازہ کیلئے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۱۰، ص: ۲۴۲)

وضوء خانہ پے بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونا

وضوء سے پہلے یا بغیر ارادہ وضوء کے وضوء خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ

منہ دھونے سے اعتکاف فاسد ہو جائیگا (اسی طرح) وضوء کے بعد وضوء خانہ پر

کھڑے ہو کر رومال سے وضوء کا پانی خشک کرنے سے اعتکاف فاسد

ہو جائیگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۵۱۷)

معتکف کا بیماری کی وجہ سے مسجد سے نکلنا

حالت اعتکاف میں بیمار ہو گیا اور دوا لاکر دینے والا کوئی نہ ہو یا ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہو، تو دوا کیلئے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور اس روز کے قضاء لازم ہے، البتہ! سخت مجبوری کی صورت میں نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا اعتکاف بہر حال فاسد ہو جائیگا اور قضاء لازم ہوگی۔

(احسن التاویٰ، ج: ۴، ص: ۵۱۸)

بیت الخلاء بند ہونے کی صورت میں معتکف کا وہاں انتظار کرنا اگر معتکف قضاء حاجت کیلئے جائے اور بیت الخلاء خالی نہ ہو تو وہاں انتظار کر سکتا ہے واپس مسجد آنا ضروری نہیں ہے۔

(احسن التاویٰ، ج: ۴، ص: ۵۱۸)

معتکف کا جمعہ نماز کیلئے جانا

اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا بہتر ہے کہ اسمیں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اگر ایسے گاؤں میں اعتکاف کیا گیا کہ اس گاؤں میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہو تو معتکف کو دوسرے قصبہ میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے جانا جائز نہیں، مقامی جامع مسجد میں جمعہ کیلئے جانا جائز ہے۔

(کفایت المفتی، ج: ۶، ص: ۴۰۲)

اعتکاف میں عبادت گزار لوگوں کو بیٹھنا چاہئے

اعتکاف میں ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے، لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ
اعتکاف کریں تو اعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

(آپ کے مسائل اور احکام، ج: ۴، ص: ۶۲۷)

معتکف کا اگر احتلام ہو جائے تو کیا حکم ہے

معتکف کو احتلام ہو جائے دن یا رات میں تو اس سے اعتکاف میں کوئی
فرق نہیں آتا معتکف کو چاہیے کہ آنکھ کھولتے ہی تیمم کرے جس کیلئے یا تو پہلے ہی
سے ایک کچی یا پکی اینٹ رکھ لی جائے ورنہ بوجہ مجبوری مسجد کے صحن یا دیوار پر
تیمم کرے پھر غسل کا انتظام کرے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۵۳)

عورتوں کیلئے بھی اعتکاف کرنا سنت ہے

عورتوں کیلئے بھی اعتکاف کرنا سنت اور ثواب کا باعث ہے نبی
کریم ﷺ کی پاکیزہ بیویوں نے آپ ﷺ کی حیات میں اور آپ ﷺ
کے بعد اعتکاف کیا ہے۔

(اعتکاف کے مسائل انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۹۲)

عورت اعتکاف کیلئے کونسی جگہ میں بیٹھے

عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے وہاں اعتکاف کرے اور اس جگہ اعتکاف کرنا اسکے حق میں ایسا ہے، جیسے مرد کیلئے جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرنا وہاں سے ضروری حاجت کے سوا دوسرے وقت میں نہ نکلے اور عورت کیلئے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی اعتکاف کرنا جائز ہے اور اگر گھر میں نماز کیلئے کوئی جگہ مقرر نہیں ہے تو کسی جگہ کو نماز کیلئے مقرر کر کے وہاں پر اعتکاف کیلئے بیٹھے۔

عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے

اگر عورت کا شوہر ہے تو اسکی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے اور اگر شوہر نے بیوی کو اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے اجازت دے دی ہے تو پھر بعد میں اعتکاف سے منع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(احکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ۲۹۰، ۲۹۱)

اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے

تو کیا حکم ہے

اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے اس حالت میں اعتکاف درست نہیں، لیکن پاک ہونے کے بعد ایک دن کی قضاء کرنا ضروری ہے، اگر یہ قضاء رمضان ہی میں کی تو رمضان ہی

کاروزہ کافی ہوگا، اور رمضان کے بعد قضاء کی تو اس دن کاروزہ لازم ہوگا۔
(احکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۱۹)

درس نمبر: (۲۱)

مسائل اعتکاف و دستور معتکف

درس نمبر: (۲۱)

مسائل اعتکاف و دستور معتکف

فضیلت اعتکاف:

وَمَنْ اعْتَكَفَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

(رواہ الحاکم فی المستدرک)

ترجمہ:- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اخلاص و ایمان کے ساتھ اعتکاف کیا تو اسکے گزشتہ (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیگے۔

(مکمل مدلل فضائل و مسائل رمضان، ص: ۳۸۷)

معاوضہ دیکر اعتکاف کرانا

اُجرت (معاوضہ) دیکر اعتکاف کرانا جائز نہیں ہے، کیونکہ عبادات کیلئے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۱۱)

اعتکاف میں پردہ ڈالنا

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح نبی کریم ﷺ سے

ثابت ہے، اگر پردہ ڈالنے سے ریاکاری کبر وغیرہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو نہ ڈالیں اور اگر ان امور کا اندیشہ نہ ہو تو یکسوئی کیلئے پردہ ڈال لینا بہتر ہے، البتہ! فرض نماز ہونے لگے اور پردہ پڑے رہنے سے جماعت میں خلاء رہ جانے کا خطرہ ہو تو پردہ ہٹا دینا چاہئے بلکہ بستر اور سامان بھی اٹھا لینا چاہئے۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۶۴)

معتکف کے وضوء کرنے کا حکم

معتکف کے وضوء کرنے کا حکم معتکف کو ہر نماز کیلئے خواہ فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل، نیز تلاوت قرآن مجید یا سجدہ کرنا ہو یا قضاء نماز ادا کرنی ہو ان سب کیلئے جس وقت چاہے وضوء کرنے کے واسطے نکل جانا جائز ہے کیونکہ ان سب کیلئے وضوء کرنا شرط ہے، البتہ جس وقت وضوء کرنا شرط نہ ہو بلکہ مستحب ہو، جیسے وضوء پر وضوء کرنا یا ذکر الہی کرنا ہو تو وضوء کرنے کیلئے باہر نہ جائے یعنی وہ جگہ نہ جائے جہاں مسجد میں وضوء کیا کرتے ہیں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۵۳)

بعض باتیں ہر حال میں حرام ہے

اعتکاف کی حالت میں اور زیادہ حرام ہے، مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا، لڑانا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا بہتان لگانا، کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کے باتیں کرنا

ریا کاری وغیرہ کرنا، یہ سب حرام اور سخت گناہ ہے۔ ان سے اور اس قسم کی تمام باتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے، البتہ! ان چیزوں سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا لیکن ثواب کم ہو جائیگا۔

(اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۲۱)

دستور العمل

معتکف کیلئے مندرجہ ذیل دستور العمل کی پابندی کرنی چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں، اسی مقصد کے لیئے حاضر ہوا ہے، اسکا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔

(۱)۔ مغرب کی نماز کے بعد اذان میں کی کم از کم چھ رکعت نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت نفل ادا کریں، پھر ”آیۃ کرسی“ اور چاروں قل پڑھ کر بدن پردم کریں اس کے بعد کھانا کھا کر مختصر آرام کریں، پھر عشاء کی نماز کی تیاری کریں اور صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔

(۲)۔ عشاء، تراویح، وتر کی نماز سے فارغ ہو کر دین کا علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں یا کسی مستند و معتبر عالم دین کے درس میں شرکت کریں (اگر مسجد میں اس کا انتظام ہے) اور طاق راتوں میں مطالعہ وغیرہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر، تلاوت، نوافل، استغفار اور درود شریف میں

۱۱

مشغول رہیں اور جب سونے کو طبیعت چاہے تو پوری طرح سنت کے مطابق قبلہ رو ہو کر سو جائیں۔

(۳)۔ موسم گرما میں رات کو ڈھائی یا تین بجے نیند سے بیدار ہو جائیں، طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضوء کریں اور ”تھیۃ المسجد“، ”تھیۃ الوضوء“ اور ”تہجد“ کے نقلیں ادا کریں اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر ذکر اور تسبیح میں مشغول رہیں، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر اپنے تمام اچھے مقاصد اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے دعاء مانگیں۔

(۴)۔ صبح صادق سے کوئی پونے گھنٹہ پہلے سحری کھائیں اور سحری سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کی تیاری کریں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا خیال رکھیں جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہیں۔

(۵)۔ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر ”آیۃ کرسی“ چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں اور سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفار اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

(۶)۔ اشراق کے وقت کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نفل ادا کریں اور چاشت کے وقت بیدار ہو کر کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت چاشت کی نماز ادا کریں اور جتنا ہو سکے قرآن مجید کا تلاوت کریں۔

(۷)۔ جب زوال ہو جائے تو چار رکعت سنن زوال ادا کرے اسکے

بعد سنن ظہر پڑھے اور ظہر کی نماز کے انتظار میں صف اول میں بیٹھیں اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں اور ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر صلوٰۃ تسبیح کی نماز پڑھیں اور قرآن مجید کی تلاوت کریں پھر اگر تھکن محسوس ہو تو کچھ آرام کر لیں۔

(۸)۔ عصر کی نماز سے آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں وضوء کر کے ”تحیۃ الوضوء“ اور ”تحیۃ المسجد“ اور دیگر نوافل پڑھ کر عصر کی نماز کی جماعت کا انتظار کرے اور اس سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کریں پھر تسبیحات ادا کریں جن کا نمبر ۵ میں ذکر گزرا ہے پھر پوری توجہ سے دعا میں مشغول رہیں، یہ وقت نہایت قیمتی وقت ہے اس کو افطار کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دیں۔

(۹)۔ جو باتیں اعتکاف کے دوران مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

(۱۰)۔ معتکف پر لازم ہے کہ صف اول میں خود آکر بیٹھے خود کہیں اور ہو اور تولیہ چادر ٹوپی وغیرہ سے جگہ روکے رکھے، ایسا نہ کریں، اور اپنے ہر قول و فعل اٹھنے بیٹھنے اور طرز عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنے کا اہتمام کریں اپنی اور دیگر احباب اور متعلقین کی عفو و مغفرت کی سر توڑ کوشش کریں رحمت کا امیدوار رہیں اور مایوسی کو ہرگز راہ نہ دیں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۵۶، اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۳۸، نجم القادری

ج: ۳، ص: ۲۶۲)

درس نمبر: (۲۲)

اہمیت مساجد

درس نمبر: (۲۲)

اہمیت مساجد

مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿إِنَّمَا يَعْزُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسَىٰ أَوْلٰئِكَ أَن
يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ (۱۸)

(سورة التوبة آية نمبر ۱۸)

ترجمہ:- پختہ بات ہے کہ آباد کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن پر لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور نہ ڈرے اللہ تعالیٰ کے سوا سے پس قریب ہے کہ یہی لوگ ہوں گے ہدایت پانے والوں میں سے۔

(ذخیرۃ الجنان، ج: ۸، ص: ۴۴)

معتکف چونکہ چوبیس گھنٹہ مسجد میں ہوتا ہے لہذا مسجد کی اہمیت اور آداب کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں وقت گزاریں۔

اہمیت مسجد

دنیا کے معمولی درباروں کا آپ کو معلوم ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اسکے کچھ آداب ہوتے ہیں جن کو بجا آوری ہر شخص پر لازم ہوتی ہے تو دنیاوی حکام کے اجلاسوں کے آداب کو سامنے رکھ کر ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اس دربار کی عزت وقعت کا کیا حال ہوگا جو انسانوں کا نہیں بلکہ انکے مالک و خالق کا گھر کہلاتا ہے جو احکم الحاکمین کے روبرو ہونے کا مقام ہے اور جو اسی کے آگے سجدہ کرنے کیلئے مخصوص ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۶، ص: ۱۵۲)

فضیلت مسجد:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، قال رسول اللہ ﷺ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا۔

ترجمہ:- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا“ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہ شہروں میں ان کی مسجدیں ہیں۔ ”وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا“ خدا کے نزدیک بدترین جگہ شہروں میں اسکے بازار ہیں۔

(روضۃ الطالبین، ص: ۱۱۱، ۱۱۲)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ غَدَا

إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كَلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ -

(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ جس وقت بھی صبح کو یا شام کو اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت کی مہمانی کا سامان تیار کرتا ہے۔ وہ جتنی بھی دفعہ صبح یا شام جائے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ سوئم، ص: ۱۰۹)

عن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ بَشِيرُ الْمَشَائِئِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رواه الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندھیروں میں مسجدوں کو جاتے ہیں، ان کو بشارت سناؤ کہ (ان کے اس عمل کے صلہ میں) قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور کا مل عطاء ہوگا۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ سوئم، ص: ۱۱۱)

مسجد میں نماز پڑھنے والے کیلئے فرشتہ کی دعا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي شُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا

الصَّلَاةُ لَمْ يَحْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى
لَمْ تَزَلْ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا
يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَهَرَ الصَّلَاةَ۔ (رواه البخارى ومسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آدمی کی نماز جو وہ جماعت سے مسجد میں ادا کرے اس کی اس نماز کے مقابلہ میں جو
اپنے گھر میں یا بازار میں پڑھے (ثواب میں) پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے اور وجہ یہ
ہے کہ جب وہ بندہ اچھی طرح وضوء کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس جانے میں
نماز کے سوا اسکا کوئی دنیوی مقصد نہیں ہوتا، تو اسکے ہر قدم پر اسکا ایک درجہ بلند
کیا جاتا ہے اور اسکی ایک خطا معاف کر دی جاتی ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو
فرشتے اسوقت تک برابر اسکے حق میں عنایت اور رحمت کی دعاء کرتے رہتے ہیں
جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کی جگہ میں رہے ان فرشتوں کے دعاء یہ ہوتی ہے ”اللہم
صل علیہ اللہم ارحمہ۔ اے اللہ! اپنے اس بندے پر خاص عنایت فرما، اس پر
رحمت فرما اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کے انتظار میں مسجد میں رہتا ہے اللہ کے
نزدیک اور اس کے حساب میں وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ سوئم، ص: ۱۰۹)

درس نمبر: (۲۳۳)

آداب مساجد

درس نمبر: (۲۳)

آداب مساجد

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعاء:

عن ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُقَلِّبْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ (اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں) اور جب مسجد سے باہر جانے لگے تو یہ دعاء کرے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ (اے اللہ تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے اس کا فیصلہ فرمادیں)۔

(معارف الحدیث، ج: ۳ حصہ سوئم، ص: ۱۱۱)

آداب مساجد

(۱)۔ مسجد کی طرف صحیح نیت کے ساتھ جانا:

ہر چیز کی بنیادی اینٹ، نیت ہے، اس لیے ضروری ہے مسجد کا ارادہ کرتے ہوئے نیت پاک اور دل صاف ہو دل دنیوی گندگیوں سے مضمود ریاد وغیرہ سے پاک ہو اور محبت الہی سے سرشار ہو اور خشیت الہی سے معمور ہو ایسا معمور جو لرزہ بر اندام کر رہا ہو۔ حدیث میں ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اس مسجد میں کسی خیر کی نیت سے آئے اس کی مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی ہے۔

(۲)۔ مسجد کی طرف جانے سے پہلے وضوء کرنا:

گھر سے جب چلنے لگے تو پہلے وضوء کر لیا جائے کیونکہ سنت طریقتہ یہی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جماعت کی نماز میں ثواب کی زیادتی کا ذکر فرمایا ہے، وہاں یہ مصرح ہے کہ ثواب کی زیادتی اس وجہ سے ہے کہ وضوء کیا اور اسکے بعد خالص نیت سے مسجد کی طرف روانہ ہوا۔

(۳)۔ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہوئے زبان پر یہ دعاء ہو:

روانہ ہوتے ہوئے زبان پر یہ دعا ہو جو دل کی گہرائیوں سے نکل رہی

ہو.....

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا، وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“۔

(زاد المعاد، ج: ۲، ص: ۳۳۶)

ترجمہ:- اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے ذمہ لے رکھا ہے، اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی خاطر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے اور آپ کی رضا جوئی کیلئے نکلا ہوں، تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنے کیلئے نکلتا ہے اور یہ (اوپر والی) دعاء پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے لیے فراغت نماز تک دعاء کرتے ہیں (محنت معمولی مزدوری اتنی بڑی)۔ سبحان اللہ!

(اسلام کا نظام مساجد ص ۲۵۱)

(۴)۔ روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈالی جائے:

روانہ ہوتے ہوئے ایک نظر اپنی ظاہری ہیئت پر بھی ڈال لی جائے اور یہ یقین کرتے ہوئے کہ ہم ایک عظیم المرتبہ دربار کو جارہے ہیں حتی المقدور کپڑے پاک و صاف ہونے کے ساتھ صاف ستھرے ہوں کرتے کے آستین پوری ہو اگر قدرت نے وسعت عطاء کی ہے تو خوشبو مل لیں تاکہ پسینہ وغیرہ کی بو بالکل جاتی رہے اور فرشتوں کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يٰۤاٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيْنَتَكَ مِمَّا عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

(الاعراف: ۳۱)

ترجمہ:- اے آدم کی اولاد! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس زینت پہن لیا کرو۔

اس آیت کریمہ سے مفسرین نے استدلال کیا ہے کہ مسجد کی حاضری میں ہیئت حتی الوسع اچھی ہونی چاہیے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص: ۲۵۳)

لہذا پتلون پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۶، ص: ۶۶۵، ۶۶۶)

اسی طرح صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچھلا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر صاف ستھرا کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچھلا کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ج: ۴، ص: ۱۵۷)

(۵)۔ مسجد کی طرف پورا وقار و اطمینان کے ساتھ جانا چاہیے:

مسجد آتے ہوئے یہ خیال رہے کہ ہم ایک بڑی عبادت کیلئے بڑے گھر کے طرف جا رہے ہیں، اس لیے رفتار میں پُروقتار، اعتدال اور سکینت نمایاں ہو، ایسے رفتار ہرگز اختیار نہ کیا جائے، جس سے دیکھنے والا ہلکا پن محسوس کرے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ.....

وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتُوا فَإِنَّ
أَخَذْتُمْ إِذَا كَانَ يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهَوِّ فِي صَلَاةِ-

(رراہ المسلم)

ترجمہ:- نماز کیلئے اس طرح آؤ کہ تم پر وقار و اطمینان ہو جو پالو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے پورا کر لو جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ حکماً نماز ہی میں ہوتا ہے۔

مسجد پیدل چل کر آنا چاہیے تاکہ ہر قدم کا اجر نامہ اعمال میں لکھا جائے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص: ۲۵۵)

(۶)۔ بدبودار چیز کھا کر فوراً مسجد میں داخل نہ ہو:

کسی قسم کی کوئی بدبودار چیز مثلاً لہسن، پیاز مولی وغیرہ کو مسجد میں لانا یا ان کو کھا کر فوراً مسجد میں آنا جائز نہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَّنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسُ.“

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:- جو شخص بدبودار درخت (یعنی پیاز وغیرہ) میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی ان تمام چیزوں سے ایذا پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو ایذا ہوتی ہے۔

جیسا کہ بدبودار چیزوں کو مسجد میں لانے کی ممانعت کی تفصیل اوپر معلوم ہو چکی ہے۔ سگریٹ، نسوار وغیرہ بھی بدبودار ہیں، حالت نماز میں ان کو جیب میں رکھنا بھی جائز نہیں، البتہ! نماز صحیح ہو جائے گی اس لیے ان چیزوں کو مسجد باہر ہی کہیں رکھ کر پھر مسجد میں داخل ہونا چاہیے۔

(فقہ العبادات، ص: ۶۰۵، ۶۰۶)

(۷)۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پیر رکھیں:

جب مسجد کے دروازہ پر پہنچ جائیں ذرا قلب و جگر تھام لیں کہ اب ایک بڑے دربار میں داخل ہو رہا ہوں (موبائل فون بند کر کے) داخل ہوتے ہوئے پہلا دایاں پیر رکھیں اور یہ پڑھ لیں۔ ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“۔ اور جب نکلنے لگے، تو پہلے باایاں پیر نکالیں اور یہ پڑھیں۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“۔ مگر جو تا وغیرہ پہلے داہنے ہی پیر میں پہن لیں۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص: ۲۵۵ ملخصاً)

(۸)۔ مسجد پہنچ کر سلام کریں

اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت، وظائف میں مشغول نہ ہوں تو سلام کرنا بہتر ہے۔ اگر مشغول ہوں یا کوئی نہ ہو تو اس طرح کہے ”السلام علینا وعلی عبادہ الصالحین“ اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں، لیکن اتنے فاصلے پے ہے کہ ان کو سلام کرنے سے یا سلام کے جواب دینے سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج لازم آتا ہے، تو سلام کی اجازت نہیں۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ج: ۲، ص: ۴۰۴)

(۹)۔ تحیۃ المسجد ادا کریں

اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ”تحیۃ المسجد“ پڑھے۔ اگر مکروہ ہے تو ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھے: ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ“ اس کے بعد کوئی سا دُرود پڑھے۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ج: ۱، ص: ۳۷۷)

درس نمبر: (۲۴)

مسائل مساجد

درس نمبر: (۲۴)

مسائل مساجد

مسجد میں دنیاوی باتوں سے اجتناب کریں:

وعن الحسن مرسلًا قال قال رسول الله ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ۔

(رواه البيهقي في شعب الایمان)

ترجمہ:- حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں لوگوں کی بات چیت اپنے دنیاوی معاملات میں ہوا کرے گی، تمہیں چاہئے کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ بیٹھو، اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں (اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں)۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ سوئم، ص: ۱۱۶)

۱۔ فائدہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعی ہے، بغیر حوالہ صحابی کے حدیث کو نقل کیا، ایسی حدیث جیسے کوئی تابعی صحابی کا حوالہ دیئے بغیر روایت کرے محدثین کی اصطلاح میں ”مرسل“ کہا جاتا ہے، یہ روایت بھی اسی قسم کی ہے۔ (معارف الحدیث، ص: ۱۱۷)

موبائل فون بند رکھنا

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترامِ مسجد کے خلاف ہے، کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور و غل ہوگا جو کہ ممنوع و مکروہ ہے۔

(المسائل المهمة فیما ابتلت به العامة، ج: ۱، ص: ۱۷۳)

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وایاکم وهیئات الاسواق“ اور (مسجدوں میں) بازاروں کی طرح شور و شغب سے پرہیز کرو۔

(ابوداؤد مترجم، ص: ۶۷۲، آثار السنن، ص: ۱۳۷)

لہذا نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کرنا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا اور لوگوں کی نماز میں خلل (ونقصان) ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم! اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہو گیا تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کے مدد سے اس کو بند کر دے دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے ورنہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح

نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دیکھنے والا اس کو نماز پڑھنے والا نہیں سمجھتا۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۳۹)

بچوں اور دیوانوں وغیرہ سے اجتناب کرنا

مسجد میں نا سمجھ اور بے عقل کے آنے کی بھی اجازت نہیں چاہے وہ بچہ ہو جسکو کوئی شعور نہ ہو یا کوئی پاگل مجبوط الحواس ہو کہ دونوں ہی مسجد کے احترام کو نہیں سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جو آداب مسجد کے خلاف ہو۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ ان کے (بچہ و پاگل) داخل ہونے میں تلویث مسجد کا گمان غالب ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔

چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ.....

”جَبَبُوا مَسَاجِدَكُمْ صَبِيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَيَبِعَكُمْ
وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سُلُوفِكُمْ“۔

(سنن ابن ماجہ باب ما یکرہ فی المساجد ج ۱ ص ۲۲۷ رقم الحدیث ۷۵۰)

ترجمہ :- اپنی مسجدوں کی حفاظت کرو اپنے بچوں سے پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے، شور و غل سے، اقامت حدود سے اور تلوار کے کھینچنے سے۔

(اسلام کا نظام مسجد، ص: ۲۶۷)

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر وعیدیں

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر جو وعیدیں ”کنز العمال“ میں مذکور

ہیں ان کو ذکر کیا جاتا ہے:

(۱)۔ جو شخص کسی نمازی کے آگے سے جان بوجھ گزرتا ہے وہ قیامت

کے دن یہ تمنا کریگا کہ کاش وہ خشک درخت ہوتا۔

(۲)۔ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے کہ اسکا کیا

وبال ہے تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ نماز پڑھنے

والے کے آگے سے گزرے۔

(۳)۔ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کا وبال سمجھ لے تو وہ

چاہے گا کہ اس کے ٹانگ ٹوٹ جائے اور اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

(۴)۔ اگر تمہارا کوئی شخص یہ جان لے کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے

نماز میں سامنے آنے کا کیا نقصان ہے تو وہ ایک قدم آگے بڑھانے سے سو

سال تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیگا۔

(کنز العمال، حصہ ہفتم، ص: ۱۷۹)

نمازی کے سامنے سے ہٹنا

البتہ اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آگے والا پہلے فارغ ہو گیا اب وہ داہنی جانب یا بائیں جانب کو جاسکتا ہے رہٹ سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت و ممانعت نہیں ہے، کیونکہ یہ گزرنا نہیں ہے بلکہ ہٹنا ہے اور ہٹنا منع نہیں۔

(نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ج: ۴، ص: ۳۰۲)

مسجد کی صفائی کرنا

انسان طبعاً نفاست پسند واقع ہوا ہے، ہر شخص اپنی وسعت بھر چاہتا ہے کہ وہ خود بھی پاکیزہ رہے، اس کا گھر بھی صاف ستھرا رہے اور اس کی ہر چیز سے نفاست ٹپکے، ان چیزوں کو سامنے رکھ کر یہ مسئلہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ مسجد جو دربار الہی اور خانہ خدا ہے اس کی صفائی کس قدر ضروری ہے۔

صفائی کا ثبوت قرآن کریم سے

چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَهْدُنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتَنَا
لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (۲۵)

ترجمہ:- ہم نے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام سے عہد لیا کہ وہ دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک و صاف رکھیں۔
یہ آیت شان نزول میں گویا ہے، مگر باب احکام میں عام ہے اور مفسرین نے اسی وجہ سے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ مسجدوں کو ہر طرح پاک و صاف رکھنا ضروری ہے ظاہری، باطنی، اعتقادی، معنوی ہر اعتبار سے پاکی کامل ہو، پھر غور کریں طہارت و صفائی کا حکم کن جلیل القدر نبیوں کو ہو رہا ہے۔

(اسلام کا نظام مساجد، ص: ۲۸۳)

درس نمبر: (٢٥)

مسائل زکوٰۃ

درس نمبر: (۲۵)

مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید قرآن کریم سے:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۴) يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (۳۵)﴾

ترجمہ:- اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسکو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پٹھیں داغے جائیں گی (اور کہا جائیگا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا! اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

(آسان ترجمہ قرآن کریم، ص: ۴۱۵)

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، صاحب نصاب

لوگوں کیلئے سالانہ ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، زکوٰۃ نکالنے سے باقی ساڑھے ستانوے فیصد مال پاک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مال کی حفاظت ہوتی ہے اور غریبوں کا گھر آباد رہتا ہے اور انکے دلوں سے دعائیں نکلتی ہے اور فرشتے بھی ایسے لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہونے کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

اور زکوٰۃ نہ دینے سے مال ہلاک ہو جاتا ہے، کبھی آگ لگ جاتی ہے کبھی ڈاکہ پڑتا ہے، کبھی چوری ہو جاتی ہے کبھی کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے، کبھی سیلاب کے نذر ہو جاتا ہے، کبھی زلزلہ میں تباہ و برباد ہو جاتا ہے، کبھی ایسے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کبھی مال میں بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے لوگوں کے مال تباہ و برباد ہونے کیلئے آسمان کے فرشتے بددعا کرتے ہیں اور آسمان سے بارش بند ہوتی ہے، قحط پڑ جاتا ہے جانور کیا انسان تک ہلاک ہو جاتے ہیں، اکثر ایسے لوگ یا ان کے اولاد ایک نہ ایک دن غریب و فقیر بن کر دردر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے، کسی کا مال زہریلا سانپ بن کر اس کو کاٹے گا کسی کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس کے جسم کو داغا جائیگا (جیسے کہ آیہ کریمہ میں گزر گیا) زکوٰۃ میں سستی و غفلت دنیا و آخرت دونوں اعتبار سے تباہی بربادی ہے۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۵۶)

زکوٰۃ کے انکار کرنے والا کافر ہے

زکوٰۃ کی اہمیت کے پیش نظر فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 زکوٰۃ اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج
 ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۱۲)

زکوٰۃ نہ دینے والا سخت گناہگار ہے

جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا لیکن زکوٰۃ نہیں دیتا ہے ایسا
 شخص سخت گناہگار ہوگا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۹، ص: ۳۰۹)

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ کی تعریف صاحب نصاب آدمی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر اپنے
 مال کی خاص مقدار کا (جو شریعت کی طرف سے مقرر ہے) کسی نادار غریب اور
 فقیر آدمی کو بلا عوض (مفت میں) مالک بنا کر دینا، بشرطیکہ وہ نادار سید نہ ہو تنخواہ
 میں اسکو نہ دیا جائے غیر انسان نہ ہو اور غیر مسلم نہ ہو۔

(زکوٰۃ کے مسائل کے انسائیکلو پیڈیا ص ۲۲۵)

نصابِ زکوٰۃ

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا (7.5) موجودہ اوزان سے ستاسی گرام، چار سواناسی ملی گرام (87.479) یہ اس شخص کیلئے جسکے پاس صرف سونا ہو چاندی، مال تجارت اور نقدی میں سے کچھ بھی نہ ہو۔

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے (52.5) اور موجودہ اوزان سے چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام (612.35) گرام) یہ اس صورت میں ہے کہ صرف چاندی ہو، سونا مال تجارت اور نقدی (کیش وغیرہ) بالکل نہ ہو۔

اگر سونے یا چاندی کے ساتھ کوئی دوسرا مال زکوٰۃ بھی ہے تو سب کی قیمت لگائی جائے گی۔ اگر سب کی مالیت ساڑھے سات تولہ سونا (7.5) یا ساڑھے باون تولہ چاندی (52.5 تولہ) کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ فرض ہے۔

خلاصہ نصابِ زکوٰۃ

خلاصہ یہ ہے کہ سونا ساڑھے سات تولہ (7.5) یعنی ستاسی گرام چار سواناسی ملی گرام (87.479) یا چاندی ساڑھے باون (52.5) تولہ یعنی چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام (612.35) یا مال تجارت یا نقدی (رقم) یا ان چار چیزوں (سونا چاندی مال تجارت نقدی) میں سے بعض کا مجموعہ سونے یا چاندی کے وزن مذکور کی قیمت کے برابر ہو۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۳۳، ۳۵، احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۲۶۴)

نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے

زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے زکوٰۃ کے نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے اگر کوئی شخص سال کے شروع میں نصاب سے کم مال کا مالک تھا پھر اس کم مال سے تجارت کی جس سے اتنا نفع ہوا کہ مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر مکمل ہوگئی تو جس وقت سے نصاب مکمل ہوا اس وقت سے سال کے ابتداء ہوگی اور اس دن سے ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۲۶۱)

زکوٰۃ میں قمری (ہجری) سال کا اعتبار ہے

☆..... زکوٰۃ میں قمری (ہجری) سال کا اعتبار ہے، شمسی (انگریزی)

کا اعتبار نہیں اب یا تو حساب قمری سال کے اعتبار سے کرنا چاہیے اگر قمری سال کے اعتبار سے حساب کرنا دشوار ہو تو دس (یا بارہ) دن کی زکوٰۃ مزید ادا کر دینی

چاہیے۔

☆..... یہ کہ قمری سال کے ختم ہونے پر اسکے پاس جتنا مال ہو اس سب

پر زکوٰۃ واجب ہو جائیگی، مثلاً کسی کا سال زکوٰۃ یکم محرم سے شروع ہوتا ہے، تو

اگلے سال یکم محرم کو اس کے پاس جتنا مال ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرے خواہ اس میں

سے کچھ حصہ دو مہینے پہلے ملا ہو یا دو دن پہلے۔

الفرض اسال کے دوران جو مال آتا رہے اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائیگا بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہو اس پر سے سرمایہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائیگی خواہ اس کے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

(آپ کے مسائل ص ۵۵، ج ۵، ص ۹۲، ۹۳)

درس نمبر: (٢٦)

مسائل زکوٰۃ

درس نمبر: (۲۶)

مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید حدیث مبارک سے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ آتَاهُ
 اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعُ لَهُ زَبِيبَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِ مَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿لَا
 يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ﴾ [الایۃ]

(رواہ البخاری)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے اس کی زکوٰۃ
 نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے
 ناگ (سانپ) کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے
 سر کے بال جھڑ گئے ہوں (یعنی گنجا ہوگا) اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید
 نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائے وہ انتہائی زہریلا
 سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اس (زکوٰۃ ادا نہ کرنیوالے بخیل) کے گلے
 کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اسکے گلے میں لپٹ جائیگا) پھر اسکے دونوں باچھیں

(جڑے) پکڑے گا (اور کاٹے گا) (ڈسے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ أَلَّهُمْ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا يَبْخُلُونَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(سورہ آل عمران آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے (اور اسکی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لیے بدتر ہے اور شر ہے قیامت کے دن انکے گلوں میں طوق بنا کے ڈالی جائے گی وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی)۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ چہارم، ص: ۲۹۰، ۲۹۱)

سال مکمل ہونے کے بعد مال ضائع ہو

کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا، لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ تمام مال چوری ہو گیا یا کسی اور طریقہ سے خود بخود ضائع ہو گیا تو زکوٰۃ معاف ہو گئی، لیکن اگر اپنا مال اپنے اختیار سے کسی کو دیدیا، یا کسی اور طرح اپنے اختیار سے ضائع کر دیا تو جس قدر زکوٰۃ فرض ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوگی، بلکہ زکوٰۃ دینا پڑے گی۔

(ذکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۲۶۳)

رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں میں زکوٰۃ دینا بھی درست ہے
 رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں اور دنوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے
 رمضان شریف کے اس میں کچھ تخصیص نہیں بلکہ جس وقت سال بھی مال
 پر پورا ہو اسی وقت زکوٰۃ دینا بہتر ہے، البتہ! جن کا سال رمضان شریف میں
 پورا ہو وہ رمضان شریف میں زکوٰۃ دیدے یہ ضرور ہے کہ رمضان شریف میں
 زکوٰۃ دینے میں ثواب ستر (۷۰) گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(مقادی دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۸۷)

لیکن اگر سال رمضان سے پہلے ختم ہوا ہے تو رمضان شریف میں اس
 مقدار کے برابر خیال کر کے زکوٰۃ دیدھے اور اگر رمضان کے بعد سال ختم
 ہوتا ہے تو رمضان میں جتنا زیادہ دیا ہے اس کو یاد رکھیں پھر ختم سال پر جتنی
 مقدار زکوٰۃ کی ہے اس ادا کی ہوئی کو اس سے ملا دے، یعنی اگر کچھ ادا کرنے
 سے رہ گیا ہو تو پورا کرے اگر زیادہ دیا ہو تو اگلے سال میں لگا لینا جائز ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۳۴)

زکوٰۃ کی مقدار روپیہ کے حساب سے

سونا چاندی مال تجارت کی قیمت لگا کر اس میں نقدی جمع کر کے جب
 مجموعی مالیت معلوم ہوگئی اور نصاب کی مقدار کو پہنچ گئی۔

تو اب زکوٰۃ کے مقدار یہ ہے کہ.....

مقدار مالیت	زکوٰۃ
چالیس (40) روپیہ پر	ایک (1) روپیہ
سو (100) روپیہ پر	ڈھائی (2.5) روپیہ
ہزار (1000) روپیہ پر	پچیس (25) روپیہ
لاکھ (100000) پر	ڈھائی ہزار (2500)
چالیس (4000000) لاکھ پر	ایک لاکھ (100000)

(فقہ العبادات، ص: ۲۷۵)

عشری زمین کی دو قسمیں ہیں

نبی کریم ﷺ نے عشری زمین کے دو قسمیں قرار دی ہے: ایک میں عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔ دوسری میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے۔ اگر زمین بارانی ہے کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ فقراء کو دینا واجب ہوگا۔ اور اگر زمین کو خود سیراب کرتا ہے تو اسکی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا نصاب مقرر نہیں بلکہ پیداوار جتنی بھی ہو، کم ہو یا زیادہ ہو ہر حال میں عشر نکالنا واجب ہے، کیونکہ قرآن و حدیث کے

الفاظ عشر کے بارے میں عام ہے: ﴿وَمَا آخَرَ جَنَّا لَكُمْ مِنَ
الْأَرْضِ﴾ [البقرة ۲۶۷]

(ذکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ص ۳۱۸)

عشر تمام پیداوار سے نکالا جائیگا، بونے کاٹنے اور حفاظت کرنے اسی
طرح بیلوں، ٹریکٹروں، مزدوروں، کیڑے مارا سپرے اور کیمیائی کھاد اور ہل
چلانے وغیرہ کے اخراجات عشر نکالنے کے بعد ادا کیئے جائیں گے عشر نکالنے
سے پہلے سرکاری محصول بھی وضع نہیں کیا جائیگا، البتہ! منڈیوں میں بیچنے کیلئے جو
خرچہ ہوگا اسکو وضع کیا جائیگا۔

(ذکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۳۱۵)

عشر کیلئے قرضہ رکاوٹ نہیں

عشر باوجود قرضہ کے بھی لازم ہوتا ہے قرضہ اس کے لئے رکاوٹ نہیں
لہذا قرض کی رقم کو منہا نہیں کیا جائیگا۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱۳۲۶)

عشر کیلئے عاقل و بالغ ہونے کی شرط نہیں ہے

عام احکام شرعیہ میں عاقل و بالغ ہونا بھی شرط ہے، مگر زمین پر عشر کے
وجوب میں یہ دونوں شرطیں نہیں، زمین کا مالک اگر بچہ یا پاگل ہے، مگر زمین
سے پیداوار حاصل ہوتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا اور اسکے اولیاء،

سرپرستوں کے ذمہ اسکا ادا کرنا فرض ہے، بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ بچہ اور مجنون کے مال میں واجب نہیں ہوتی۔

(مسائل رفعت قاسمی ج ۵ ص ۱۳۴، احسن التاویٰ ج ۴ ص: ۳۵۵)

عشر کے وجوب کیلئے سال گزرنا شرط نہیں

عشر کے واجب ہونے کیلئے سال گزرنا بھی شرط نہیں، سال میں جتنی دفعہ پیداوار ہوگی یا بڑھے گی اتنی ہی دفعہ عشر واجب ہوگا۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۱۳۵)

درس نمبر: (٢٤)

مسائل زکوٰۃ

درس نمبر: (۲۷)

مسائل زکوٰۃ

مسلمان کے ساتھ ہمدردی پر بشارت:

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ أَيَّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا تَوْبًا عَلَى عِزِّي كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيَّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيَّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

(رواہ ابو داؤد و الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلم نے کسی دوسرے مسلم بھائی کو جس کے پاس کپڑا نہیں تھا، پہننے کو کپڑا دیا، اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلم بھائی نے دوسرے مسلم بھائی کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا یا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جس مسلم نے پیاس کی حالت میں دوسرے مسلم بھائی کو پانی پلایا یا اللہ تعالیٰ اسکو جنت کی سر بہر شراب طہور پلائے گا یعنی اللہ تعالیٰ اسے جنت کی وہ شراب پلائے گا جو سیل و مہر کے ذریعے تغیر و تبدل سے محفوظ اور اس شخص کیلئے مخصوص ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۲ حصہ چہارم، ص: ۳۱۳)

کیا زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے

جس روپیہ اور زیور کی ایک سال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو اگر وہ روپیہ اور زیور آئندہ سال تک محفوظ رہے اور بقدر نصاب ہو تو پھر اس میں سے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، خواہ اس روپیہ سے کچھ نفع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، جب نصاب سے کم رہ جائے تو پھر زکوٰۃ نہ دی جائے گی۔

(کفایت المفتی، ج: ۶، ص: ۱۳۷، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۴۳)

زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے نیت ضروری ہے

زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے نیت ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور نیت کی دو صورتیں ہیں:

(الف)..... زکوٰۃ دیتے وقت دل میں نیت کرے کہ میں زکوٰۃ

دے رہا ہوں۔

(ب)..... یا اپنے مال سے زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت یہ نیت

کرے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت ہو یا نہ ہو ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ نہیں کی لیکن سال کے آخر تک

کچھ نہ کچھ رقم فقیروں کو دیتا رہا اور دیتے وقت بھی زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں کی تو

زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور فقیروں کو جو رقم دی ہے وہ زکوٰۃ نہیں ہوگی بلکہ صدقہ ہوگا

اور صدقہ کا ثواب ملے گا اور زکوٰۃ کی نیت سے الگ رقم فقیروں کو دینا لازم ہوگا اور اگر کسی نے فقیروں کو کچھ رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر دی اور وہ رقم اب تک فقیروں کے ہاتھ میں ہے اور اس نے زکوٰۃ کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر زکوٰۃ کی نیت کرنے سے پہلے فقیر نے خرچ کر لی تو نیت درست نہیں ہوگی اور زکوٰۃ ادا نہیں ہو جائے گی۔

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ۲۸۶)

زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے

زکوٰۃ میں مال تجارت کی قیمت فروخت لگائی جائے گی قیمت خرید کا

اعتبار نہیں۔

(احسن التاوی، ج: ۴، ص: ۳۰۹)

مصارفِ زکوٰۃ

اپنے ماں، باپ (اسی طرح دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ) کو اور اولاد (اسی طرح پوتا، پوتی، پڑپوتا، پڑپوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ) کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اسی طرح شوہر بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اسی طرح جو لوگ صاحب نصاب ہو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اسی طرح سید حضرات کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگر وہ ضرورت مند ہو تو انکی مدد غیر زکوٰۃ سے لازم ہے، البتہ!

اپنے بھائی، بہن چچا بھتیجے ماموں بھانجے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۹، ص: ۵۵۱، آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۵، ص: ۱۳۳)

دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا

دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کیونکہ غرباء و مساکین کے تعاون

کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی سرپرستی بھی ہوتی ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۵، ص: ۱۳۳)

”احیاء العلوم“ میں ہے زکوٰۃ وغیرہ دینے کیلئے ایسے دیندار لوگوں کو

تلاش کرے جو دنیا کے لالچ و طلب ترک کر کے تجارت آخرت میں مشغول

ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے: تم پاک غذا کھاؤں اور پاک

آدم زاد کو کھلاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے طرف متوجہ ہے جب وہ لوگ تنگ دست

ہوتے ہیں تو ان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے: کہ جو کچھ وہ عمل کریگا اس میں تو بھی شریک

ہو گیا اس کے اجر میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۷، ص: ۱۶۹، ۱۷۰)

صدقات واجبہ مساجد کے تعمیر و مصارف میں لگانا جائز نہیں

زکوٰۃ (عشر، صدقۃ الفطر) چرم قربانی کی رقوم مساجد کی تعمیر اور مصارف

میں لگانا جائز نہیں (اگر مسجد کیلئے لے لیا جائے) تو منتظمین سخت گناہگار ہوں گے، زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور اس کا دنیاوی وبال اور اخروی عذاب منتظمین مسجد پر ہوگا۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۲۹۲)

غیر مسلم محتاج کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

غیر مسلم محتاج کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(کفایت المفتی، ج: ۶، ص: ۲۴۴)

زیورات کی زکوٰۃ

زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہگار ہوگی، شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ اداء کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے، البتہ! شوہر اگر اسکے کہنے پر اپنی طرف سے زکوٰۃ ادا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(آپ کے مسائل اور انکامل ج: ۵، ص: ۶۵)

اگر گذشتہ کئی سالوں کی زکوٰۃ اداء نہیں کی ہے تو ہر سال کا حساب کر کے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے اداء کی جائے (ورنہ سخت گناہگار ہو جائے گی)۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۵، ص: ۷۰)

لڑکیوں کے نام سونا کر دینا

اگر کسی نے لڑکیوں کی شادی کیلئے سونا یا چاندی لیکر رکھا ہے اور اس نے سونے کا مالک اپنی لڑکیوں کو بنا دیا ہے تو ان کے بالغ ہونے تک ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بالغ ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں، سال گزرنے کے بعد ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، چاہے زکوٰۃ وہ ادا کریں یا ان کی اجازت سے والد اداء کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ اداء ہو جائے گے۔ اگر والد اداء نہیں کریگا لڑکیوں کیلئے اپنی زکوٰۃ اداء کرنا فرض ہوگا اور اگر باپ لڑکیوں کو سونے یا چاندی کا مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں باپ مالک ہے سالانہ باپ کیلئے زکوٰۃ اداء کرنا لازم ہوگا (لڑکیوں کی ملکیت زیورات پر انکے قبضہ میں دینے سے آتی ہے۔)

(زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۳۹۹، ۴۰۰)

درس نمبر: (٢٨)

مسائل صدقة الفطر

درس نمبر: (۲۸)

مسائل صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر کے ثبوت حدیث شریف سے:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال فرض رسول اللہ ﷺ
 زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى
 وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى
 الصَّلَاةِ۔“

(رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد پر اور ہر مرد و عورت پر اور ہر چھوٹے اور بڑے پر صدقۃ فطر لازم کیا ہے، ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو اور حکم دیا ہے کہ یہ صدقۃ فطر نماز عید کیلئے جانے سے پہلے اداء کر دیا جائے۔

(معارف الحدیث حصہ سوئم، ص: ۲۳۳)

صدقۃ الفطر کا نصاب

جس کے پاس ۳۷۹۔۸۷ گرام سونا ہو (ستاسی گرام چار سواناسی ملی

گرام) یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا جس کے پاس ۳۵-۶۱۲ گرام چاندی ہو (چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام) یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر نقدی رقم ہو یا مال تجارت ہو یا ضرورت سے زائد سامان ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو یا ان پانچوں یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ان دونوں (سونا چاندی) میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو تو صدقہ فطر واجب ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی (ڈش) وغیرہ جیسی خرافات انسانی حاجات میں داخل نہیں، اس لیے ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۸۳) مخیر لیر

صدقۃ الفطر کس کے طرف سے دینا واجب ہے

ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر اداء کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے اداء کیا جائے

عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھیں، صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے جب کہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہو۔

نو مولود کا صدقہ فطر

جو بچہ عید کی رات صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

صبح صادق سے پہلے یا بعد مرنے والے کا صدقہ فطر جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کا صدقہ فطر لازم نہیں، اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر اداء کرنے کا وقت

عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا بہتر ہے لیکن اگر پہلے ادا نہیں کیا، تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے اور جب تک ادا نہیں کرے گا اسکے ذمہ واجب الاداء رہے گا۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۵ ص ۱۸۹)

لیکن عید کے دن سے زیادہ تاخیر خلاف سنت اور مکروہ ہے پھر بھی ادا کر دینا ضروری ہے اور رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان المبارک میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے، رمضان سے پہلے صدقہ فطر ادا نہ کرے۔

(روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۳۱)

رمضان المبارک سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا

رمضان المبارک سے پہلے صدقہ الفطر ادا کرنے میں اختلاف ہے لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ رمضان شروع ہونے کے بعد صدقہ فطر ادا کریں لیکن اگر رمضان المبارک سے پہلے ادا کرے پھر بھی ادا ہو جائے گی۔

(احسن الفتاویٰ، ج: ۴، ص: ۳۸۴، فتاویٰ رحیمیہ، ج: ۷، ص: ۱۹۹، بدائع الصالح

، ج: ۲، ص: ۲۰۷،

لَكِنَّ عَامَّةَ الْمُتُونِ وَالشُّرُوحِ عَلَى صِحَّةِ التَّقْدِيمِ مُطْلَقًا وَصَحَّحَهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ وَرَجَّحَهُ فِي النَّهْرِ وَنَقَلَ عَنِ الْوَلَوِّ الْجَيَّةِ أَنَّهُ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ، قُلْتُ: فَكَانَ هُوَ
الْمَذْهَبُ (درمختار ج ۲ ص ۸۵)

• قال الشامي رحمه الله: قُلْتُ: وَحَيْثُ كَانَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَوْلَانِ
مُصَحَّحَانِ تَخَيَّرَ الْمُفْتِي بِالْعَمَلِ بَأَيِّهِمَا إِذَا كَانَ لِأَحَدِهِمَا مَرَجِعٌ كَكُتُوبِهِ
ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ أَوْ مَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ الْمُتُونِ وَالشُّرُوحِ أَوْ أَكْثَرُ الْمَشَايخِ كَمَا
بَسَطْنَاهُ أَوَّلَ الْكِتَابِ وَقَدْ اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْمَرْجِحَاتُ هُنَا لِلْقَوْلِ بِإِطْلَاقٍ فَلَا
يُعَدَّلُ عَنْهُ فَافْهَمُوا..

(باب صدقة الفطر شامی ج ۲ ص ۸۵ مرشیدیہ)

صدقہ فطر کی مقدار

(۱)۔ کھجور ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کی

ساڑھے تین کلو کھجور کی قیمت دینا، (اور قیمت ہر سال ماہ رمضان المبارک میں

مارکیٹ سے معلوم کر کے متعین کرے)۔

(۲)۔ جو ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کے ساڑھے تین کلو جو کی قیمت دینا۔

(۳)۔ کشمش ایک صاع تقریباً ساڑھے تین کلو یا درمیانی درجہ کی ساڑھے تین کلو کشمش کی قیمت دینا۔

(۴)۔ گندم نصف صاع یعنی پونے دو کلو (احتیاطاً دو کلو) یا درمیانی درجہ کے پونے دو کلو گندم (احتیاطاً دو کلو) کی قیمت دینا۔

(۵)۔ آٹا اگر دینا ہے تو دو کلو دینا چاہیے یا دو کلو کی قیمت دینی چاہیے۔

(۶)۔ میدہ اگر میدہ خالص گندم کا ہے تو فی صدقہ فطر دو کلو کے حساب سے دیدے اور اگر میدہ خالص گندم کا نہیں تو اس صورت میں اتنا میدہ دینا لازم ہوگا جس کی قیمت پونے دو کلو گندم کی قیمت سے کم نہ ہو۔

(۷)۔ کشمش کھجور جو اور گندم کے علاوہ اگر کسی اور چیز سے مثلاً چاول وغیرہ صدقہ فطر ادا کیا جائے تو اس کی قیمت کم سے کم پونے دو کلو گندم کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔

ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہیے کہ بیش قیمت چیزوں سے صدقہ فطر اداء کرے تاکہ قیامت کے دن ثواب زیادہ ملے اور وہاں جس کے پاس ثواب زیادہ ہوگا وہ زیادہ خوش ہوگا۔

اور حدیث میں بھی ہے ”إِذَا وَشَعَ اللَّهُ فَوَسَّعُوا“ جب اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دے تم بھی زیادہ دو۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۱۴۹ بحوالہ علم الفقہ)

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زائد آدمیوں کو دینا

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیروں، محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر، محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(آپ کے مسائل اور اکامل، ج: ۵، ص: ۱۹۰)

صدقہ فطر میں کہاں کی قیمت معتبر ہوگی

(کشمش، کھجور جو، گندم ان میں سے جس سے بھی صدقہ فطر دیدے)

اس جگہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس جگہ صدقہ فطر اداء کرنا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج: ۹، ص: ۶۲۳)

مصرف صدقہ فطر

جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انکو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے صدقہ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج: ۶، ص: ۲۷۶)

لہذا اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے اسی طرح ماں باپ اولاد کو (اور

اولاد کے اولاد کو) صدقہ فطر نہیں دے سکتے اور اولاد ماں باپ کو (داد، دادی
نانا، نانی) کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

(آپ کے مسائل اور انکامل، ج: ۵، ص: ۱۹۰)

درس نمبر: (٢٩)

فضائل ليلة القدر

درس نمبر: (۲۹)

فضائل لیلة القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
 (۲) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۳) تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ
 وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ (۴) سَلَامٌ هِيَ حَتَّى
 مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)﴾

ترجمہ مع تفسیر:

” إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ “ بے شک ہم نے نازل کیا اس قرآن پاک کو ” فی لیلۃ القدر “ شب قدر میں، ” لیلۃ القدر “ میں سارے قرآن پاک کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک پورا قرآن کریم ایک ہی رات یعنی ” لیلۃ القدر “ میں نازل فرمایا، آسمان دنیا کی جس جگہ میں قرآن کریم نازل ہوا، اس کا نام ” بیت العزت “ ہے اور اس کو ” بیت العظمت “ بھی کہتے ہیں، پھر ” بیت العزت “ سے آپ ﷺ کے ذات گرامی پر تیس (۲۳) سال میں نازل ہوا۔ (زیادت تشویق کیلئے فرماتے ہیں) ” وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ “ اور

آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے) ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے) اور وہ رات ایسی ہے کہ ”تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ“ اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں (اور وہ شب) سَلَامٌ سَرَّاهُ سَلَامٌ ہے (ہر معاملہ میں سلامتی ہوتی ہے) ”هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ“ وہ شب قدر (اسی صفت و برکت کے ساتھ طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ اس شب کے کسی حصہ خاص میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو) (معارف القرآن، ج: ۸، ص: ۷۹۰، ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن، ج: ۲۱، ص: ۳۰۹)

شب قدر کی فضیلت احادیث سے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، قال رسول اللہ ﷺ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(معارف الحدیث، ج: ۲، ص: ۳۳۲ حصہ چہارم، مسائل رفعت قاسمی، ج: ۳، ص: ۶۹)

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيَّ كُلُّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يُذَكِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - (رواه البيهقي في شعب الایمان)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ (گروہ) میں نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندے کیلئے دعاء رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔

(معارف الحدیث، ج: ۳، ص: ۳۳۶ حصہ چہارم)

شب قدر کی خاص دعا

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ ﷺ إِنِّي عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاغْفِرْ عَنِّي -

(رواه احمد والترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عرض کرو ”اللہم انک عفو کریم تحب العفو فاعف“

عنی "اے میرے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور بڑا کرم فرما ہے، اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما دے۔"

(معارف الحدیث، ج: ۴، ص: ۳۳۶ حصہ چہارم)

شب قدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ إذا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا عشرہ آخریہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور اذکار و دعاء میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہرات اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تا کہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں)

(معارف الحدیث، ج: ۴، ص: ۳۳۴ حصہ چہارم)

شب قدر کونسی رات میں ہے

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَيْلِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ:- حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔

(معارف الحدیث، ج: ۴، ص: ۳۳۵ حصہ چہارم)

شب قدر کی رات مساجد میں جمع ہونا

اس رات میں مسجدوں میں جمع ہونے اور باقاعدہ تقریریں کرنے کرانے سے اگرچہ یہ تو فائدہ ہوتا ہے کہ مل جل کر جاگنا آسان ہوتا ہے مگر اسکی ہمیشہ پابندی کرنا اور بہت زیادہ اہتمام کرنا اچھا نہیں علماء نے اس کو پسند نہیں کیا۔

(مراتی الفلاح ج ۲۱۹)

اس میں پہلی بات تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں شب قدر میں جاگنے کا یہ طریقہ نہ تھا، حالانکہ اس کی قیمت وہ حضرات ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔

دوسری ایک ضروری بات یہ ہے کہ ستائیسویں رات کو بہت زیادہ اہتمام کرنے کی وجہ سے عام لوگوں کا یہ ذہن بن جاتا ہے کہ آج ہی شب قدر ہے حالانکہ یہ غلط ہے کہ ستائیسویں رات کو یقینی طور پر شب قدر ہے اس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ کسی اور رات کو جاگنے، عبادت کرنے کا اہتمام نہیں کرتے جب کہ اس کے چھپانے کا ایک بڑا راز ہی یہ ہے کہ لوگ اس کے تلاش میں بہت سی راتوں میں عبادت کیا کریں۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۴، ص: ۸۲)

درس نمبر: (۳۰)

مسائل عیدین

درس نمبر: (۳۰)

مسائل عیدین

عیدین کی راتوں میں عبادت کی فضیلت:

عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

(رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عیدین کی دو راتوں میں خالص اجر و ثواب کی امید پر عبادت کی، اس کا دل (قیامت کے) اس (ہولناک) دن میں مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل (خوف و دہشت سے) مردہ ہونگے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں علماء نے بیان فرمایا ہے:

(۱)- قیامت کے ہولناک دن میں اتنی سخت پریشانی ہوگی کہ آدمی

زندگی پر موت کو ترجیح دے گا، لیکن جو لوگ ان دو مبارک راتوں میں اللہ تعالیٰ

کی عبادت کریں گے، قیامت کے دن ان کو امن و امان نصیب ہوگا۔

(۲)۔ دوسرا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ اس شخص کا دل دنیا کی محبت میں دیوانہ، نہ ہوگا جو حقیقت میں دلوں کی موت ہے اور یہ شخص بری موت سے محفوظ رہے گا۔

(البشیر والنذیر ترجمہ الترغیب والترہیب، ج: ۲، ص: ۱۱۳)

عید الفطر کے دن فرشتوں کی پکار

عن سعد بن الاوس الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عن ایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطَّرِيقِ، فَنَادُوا: اَعْدُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَبِّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ، ثُمَّ يَنْسِبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ، لَقَدْ أَمَرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَكُفْتُمْ، وَأَمَرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَكُفْتُمْ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ، فَأَقْبَضُوا جَوَائِزَكُمْ، فَإِذَا صَلَّوْا، نَادَى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ، فَارْجِعُوا رَاحِلِينَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ:- سعد بن اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے فرشتے راستوں کے سروں پے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں مسلمانوں! آؤ اپنے کریم رب کے بارگاہ میں جو اپنے کرم و احسان سے (بندوں کو) نیکیوں کی توفیق دیتا ہے اور اس پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔ تمہیں رات کی عبادت کا حکم ہوا تم نے وہ پورا کیا تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تم نے وہ بھی پورا کیا اور اپنے رب کی فرمان برداری کر کے

دکھائی اب اپنے انعامات لے جاؤ پھر جب وہ نماز (عید) سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پکارنے والا آواز لگا دیتا ہے لوگوں یقیناً تمہارا پروردگار نے تم سب کو بخش دیا لھذا جاؤ تم کامیاب و بامراد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اس طرح یہ دن یوم الجائزہ (یعنی انعام کا دن) ہے ملاء اعلیٰ (آسمان) میں بھی اس دن کا نام یوم الجائزہ ہے۔

(البشیر والنذیر ترجمہ الترغیب والترہیب ج ۲، ص: ۱۱۵، ۱۱۴)

((الحمد للہ! یہ دو حدیثیں مع ترجمہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام مقدس

اصحاب الصفہ جبکہ روضہ مبارکہ آمنے سامنے تھا بوقت عصر (5:33) بجے ماہ

شعبان المعظم تاریخ ۳-۱۴۴۰ بمطابق 8/4/2019 کو تحریر کی۔))

عیدین کے سنن و مستحبات

عیدین کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں:

(۱)۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(۲)۔ غسل کرنا۔

(۳)۔ مسواک کرنا۔

(۴)۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے (نئے یا دھولے ہوئے) جو اپنے پاس

موجود ہو پہننا۔

(۵)۔ خوشبو لگانا۔

(۶)۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

(۷)۔ عید گاہ میں سویرے سویرے جانا۔

(۸)۔ قبل عید گاہ جانے کے کوئی شیرین (میٹھی چیز مثل چھوڑے

وغیرہ) کھانا۔

(۹)۔ قبل عید گاہ صدقہ فطر دیدینا۔

(۱۰)۔ عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ

پڑھنا۔

(۱۱)۔ جس راستے سے آجائے اسکے سوا دوسرے راستے واپس آنا۔

(۱۲)۔ پیادہ (پیدل) جانا۔

(۱۳)۔ راستہ میں ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ

الحمد“ (عید لفظ میں) آہستہ آواز سے پڑھتے ہو جانا چاہئے۔

(بہشتی زیور)

عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ

کرے اور عید گاہ میں جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب

ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی ج ۵، ص: ۴۱)

عورتوں کا مسجد اور عید گاہ کی طرف نکلنا

پر فتن زمانہ میں عورتوں کو مسجد و عید گاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں۔ (متفقہ فتویٰ)

آجکل فتویٰ اس پر ہے کہ تمام نمازوں میں عورتوں کا جانا خواہ دن کے ہو یا رات جو ان ہو یا ضعیفہ دونوں کیلئے ممنوع ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی ج ۵، ص: ۴۳، ۴۵)

عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

حنفیہ کے نزدیک عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ ہے عید گاہ ہو یا کوئی اور جگہ اور نماز کے بعد صرف عید گاہ میں نفل مکروہ ہے گھر میں مکروہ نہیں ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۵۶)

نماز عید کا وقت

نماز عید کا وقت آفتاب کے ایک نیزہ کے برابر اونچا ہونے سے لیکر زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔

”كَانَ النَّبِيُّ وَالرَّسُولُ صَلَّى بِنَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَالشَّمْسُ عَلَى قَدْرِ رَمَحَيْنِ

وَالْأَضْحَى عَلَى قَدْرِ رَمَحٍ“

ترجمہ :- رسول اللہ ﷺ عید الفطر کی نماز ہم لوگوں کو ایسے وقت پڑھاتے

تھے کہ آفتاب بقدر دو نیزے کے بلند ہوتا تھا اور عید الاضحیٰ کی نماز ایسے وقت پڑھاتے تھے کہ آفتاب قدر ایک نیزہ کے بلند ہوتا تھا۔

(معارف الہدیٰ مسائل رفعت، ج: ۵، ص: ۵۲)

عید کی نماز کس پر واجب ہے

عید کی نماز ہر اس شخص پر واجب جس پر نماز جمعہ اپنی شرائط کے ساتھ

واجب ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۵۵)

عیدین کی نماز کا طریقہ

حنفیہ کے نزدیک ادا کرنے کے وقت دل سے نیت کرنا اور زبان سے (اس طرح) کہنا چاہئے کہ ”میں عید کی نماز اللہ تعالیٰ کے واسطے پڑھنے کی نیت کرتا ہوں“ اور مقتدی کو امام کے اتباع کے بھی نیت کرنا چاہئے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے اور نمازوں کے طریقے کے مطابق ہاتھ باندھ لے جاتے ہیں، اسکے بعد امام اور مقتدی دونوں ثناء (سبحانک اللہم آخر تک) پڑھیں، پھر امام زائد تکبیرات (تین بار اللہ اکبر) کہے اور مقتدی بھی اسی طرح کرے اور ہر مرتبہ ”اللہ اکبر“ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر کے بعد لٹکادیں، یعنی چھوڑ دے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ ہاتھ باندھ لے اور ہر تکبیر کے بعد اتنا

توقف (وقفہ) کرنا چاہئے جتنے عرصہ میں تین تکبیریں کہی جاسکیں اور اس اثناء میں کوئی ذکر مسنون نہیں اور سنت یہ ہے کہ نماز عید پڑھنے والا مقتدی یا امام ان تینوں تکبیروں میں رفع یدین (ہاتھ کانوں تک اٹھائے)۔

پھر امام ”اعوذ باللہ“، ”بسم اللہ“ آہستہ پڑھیں، اس کے بعد ”سورۃ فاتحہ“ اور کوئی سورت اونچی آواز سے پڑھے اور مستحب یہ ہے ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ کی سورت ہو اسکے بعد امام رکوع کرے مقتدی امام کے پیروی کرے اور پھر سجدہ کرے اور پھر جب دوسری رکعت شروع کرے تو سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھی جائے اور مستحب یہ ہے کہ ”هل ائک“ ہو۔ سورت پڑھنے کے بعد امام اور مقتدی زائد تکبیرات کہے (یعنی پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر پر رکوع کرے یہ تکبیرات رکوع کی تکبیر کے علاوہ تین ہیں اور ہر تین میں ہاتھ چھوڑ دیں باقی نماز حسب دستور پوری کی جائے)۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج: ۵، ص: ۵۸ بحوالہ کتاب الفتاویٰ)

نوٹ:- یہ آخری مسائل الحمد للہ! بمقام محترم مسجد حرام میزاب رحمت
کے سامنے بوقت پونے دس بجے (9:45) شب برأت (۱۵ شعبان کی
رات) ۱۴۴۰ھ کو تحریر ہوئے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالصَّالِحِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ
آمین یا رب العالمین



مراجع و مصادر

1- آسان ترجمہ قرآن مجید	25- فتاویٰ فریدیہ
2- ذخیرۃ الجمان فی فہم القرآن	26- فتاویٰ محمودیہ
3- معارف القرآن	27- فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
4- مشکوٰۃ شریف	28- فتاویٰ دارالعلوم زکریا
5- مظاہر حق جدید	29- فتاویٰ عثمانی
6- نفحات لتتقیح	30- فتاویٰ رحیمیہ
7- البشیر النذیر ترجمہ الترغیب والترہیب	31- فتاویٰ حقانیہ
8- معارف الحدیث	32- کفایت المفتی
9- روضۃ الطالین	33- کتاب النوازل
10- درس آثار السنن	34- فقہ العبادات
11- العرف الشدی	35- مسائل رفعت قاسمی
12- حیوۃ المسلمین	36- رمضان اور جدید مسائل
13- پر نور دعائیں	37- مسائل رمضان
14- مواعظ رمضان المبارک	38- مکمل و مدلل فضائل و مسائل رمضان
15- الشامی	39- اسلام کا نظام مسجد
16- الفتاویٰ عالمگیریہ	40- بہشتی زیور
17- الفتاویٰ التاتاریخانیہ	41- آپ کے مسائل اور انکاح

18- بدائع الصنائع	42- روزہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
19- مراقی الفلاح	43- نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
20- عمدۃ الفقہ	44- زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
21- کتاب الفتاویٰ	45- اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
22- امداد الفتاویٰ	46- تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
23- احسن الفتاویٰ	47- المسائل المهمۃ فیما یتعلیٰ بہ العامۃ
24- نجم الفتاویٰ	



تیس دنوں کی ایک نظر میں

درس نمبر (۱۶) نفلی روزے

درس نمبر (۱) روزے کی فرضیت اور تعریف

درس نمبر (۱۷) نفلی روزے

درس نمبر (۲) روزے کے مسائل

درس نمبر (۱۸) مسائل اعتکاف

درس نمبر (۳) سحری کے مسائل

درس نمبر (۱۹) فوائد اعتکاف

درس نمبر (۴) افطار کے مسائل

درس نمبر (۲۰) مسائل اعتکاف

درس نمبر (۵) جن چیزوں سے روزہ نہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر (۲۱) مسائل اعتکاف

درس نمبر (۶) جن چیزوں سے روزہ نہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ

درس نمبر (۲۲) اہمیت مسجد

درس نمبر (۷) وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہوتا ہے

درس نمبر (۲۳) آداب مسجد

درس نمبر (۸) روزہ کے فساد و عدم فساد کی صورتیں

درس نمبر (۲۴) آداب مسجد

درس نمبر (۹) مکروہات روزہ

درس نمبر (۲۵) زکوٰۃ کے مسائل

درس نمبر (۱۰) عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

درس نمبر (۲۶) مسائل زکوٰۃ

درس نمبر (۱۱) قضاء روزوں کے مسائل

درس نمبر (۲۷) مسائل زکوٰۃ

درس نمبر (۱۲) کفارہ کے مسائل

درس نمبر (۲۸) مسائل صدقۃ الفطر

درس نمبر (۱۳) فدیہ کے مسائل

درس نمبر (۲۹) فضائل شب قدر

درس نمبر (۱۴) مسائل تراویح

درس نمبر (۳۰) مسائل عیدین

درس نمبر (۱۵) مسائل تراویح

مدینہ منورہ
تیس دنوں کی ایک نظر میں